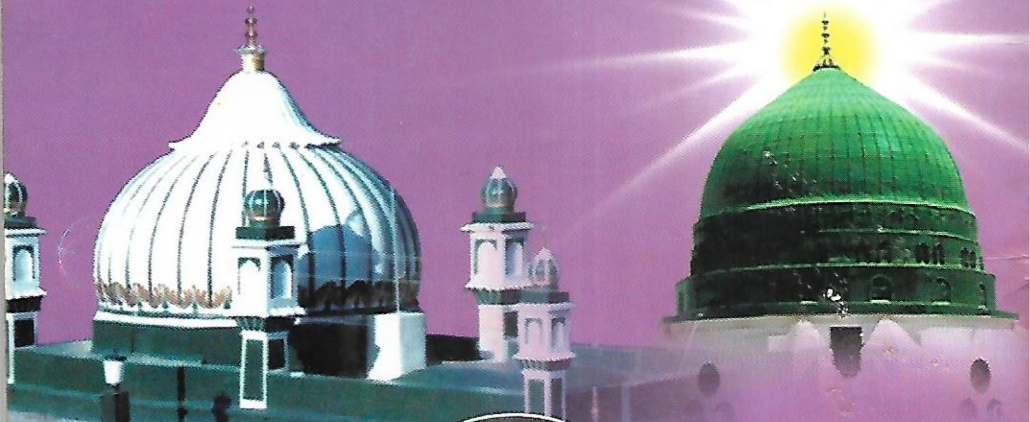
تذکرہ گھیرا شریف

المعروف بہ

سوانح حیات حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ



مرتبین

مولانا قمرالزماں صابری شاہدی

حافظ محمد ذیشان القادری صابری

آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ

گھیرا شریف، قصبہ امریا، ضلع پیلی بھیت (یوپی)

بہ تعاون: حضرت صوفی امتیاز حسین صابری قصبہ نواب گنج، ضلع بریلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکرۂ گھیرا شریف

المعروف

سوانح حیات حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتبین

مولانا قمر الزماں صابری شاہدی وحافظ محمد ذیشان القادری صابری

شائع کردہ

آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ گھیرا شریف

قصبہ امریا ضلع پیلی بھیت (یوپی)

بتعاون

حضرت صوفی امتیاز حسین صابری

بانی خانقاہ صابریہ امدادیہ امتیازیہ محلہ امدادنگر قصبہ نواب گنج ضلع بریلی (یوپی)

R.S = 30/

نام کتاب: تذکرۂ گھیرا شریف

مرتبین: مولانا قمر الزماں صابری شاہدی وحافظ محمد ذیشان القادری صابری

اشاعت: جنوری ۲۰۱۰ء

حسب فرمائش: صوفیٔ باصفا، نبیرۂ حافظ احمد حسن جناب صوفی شاہد حسین صاحب مدظلہ العالی
صاحبِ سجادہ درگاہ گھیرا شریف قصبہ امریا ضلع پیلی بھیت (یوپی)

نظر ثانی: حضرت خواجہ راشد فریدی صاحب
سجادہ نشین آستانۂ عالیہ بابا فریدی رجب پور شریف ضلع جے۔پی نگر
وحضرت مولانا مفتی محمد توفیق صاحب مصباحی پیلی بھیتی ایم۔اے

باہتمام: حضرت صوفی زاہد حسین صاحب صابری گھیرا شریف
حافظ محمد اسلام صاحب نوری صابری دہلی

کمپوزنگ: حافظ محمد ذیشان القادری صابری

طباعت: عطاء الرحمن البدایونی (مکی گرافکس، دہلی-9868765786)

ناشر: آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ گھیرا شریف قصبہ امریا ضلع پیلی بھیت

کتاب ملنے کا پتہ
درگاہ عالیہ چشتیہ صابریہ گھیرا شریف قصبہ امریا ضلع پیلی بھیت (یوپی)

09719641581, 09756786431, 09568708298

ہماری بات

خدائے کریم کا ہم پر عظیم احسان ہے اور ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں سرورِ کائنات فخر موجودات جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتِ عالیہ میں پیدا فرمایا اور ایمان کی دولت سے سرفراز کیا۔ ساتھ ہی اولیاء کرام کے روحانی فیضان سے مالا مال فرمایا۔ برّ صغیر میں اولیاء کرام نے اسلام کی نشر و اشاعت فرمائی۔ آج ہندوستان کا کوئی خطہ ان کے وجود کی برکتوں سے خالی نہیں۔

مخدومنا مرشدنا الشاہ حافظ احمد حسن صاحب رحمتہ اللہ علیہ سلسلۂ صابری کے مشہور بزرگ ہیں۔ آپ امریا کے قریب ایک جنگل جس کا نام گھیرا شریف ہے، میں آرام فرما ہیں۔ گھیرا شریف ہندوستان کے مشہور شہر پیلی بھیت سے تقریباً ۲۸ کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ یہاں آپ نے اپنی پوری زندگی لوگوں کی ہدایت و رہنمائی میں گزاری۔ آج بھی آپ کا فیضان محبّانِ اولیاء پر جاری ہے۔

تقریباً دو یا تین برسوں سے ہمارے دل میں یہ آرزو تھی کہ ان بزرگ ہستی کے نام سے کوئی رسالہ یا کتاب شائع کیا جائے لیکن ہمارے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ کسی طرح ہماری یہ آرزو پوری ہو۔ آخر کار بزرگوں کی دعا رنگ لائی، ایک دن ہم نے حضرت حافظ احمد حسن صاحب کی پوتے جناب صوفی شاہد حسین صاحب سے گھیرا

شریف کے نام سے کتاب لکھنے کی اجازت چاہی اور عرض کیا کہ حضور! آپ کے پاس
جو کچھ ان کے بارے میں تحریر ہو یا زبانی یاد ہو ہمیں مرحمت فرمائیں۔ حضرت ہماری یہ
بات سن کر بہت خوش ہوئے اور دعاؤں سے نوازا اور فرمایا تم کتاب لکھنا شروع کرو،
میرے پاس کچھ کتابیں ہیں اور کچھ زبانی یاد یں ہیں، میں بولتا جاؤں گا، تم لکھتے جانا
اور بفضلہٖ تعالیٰ ماہِ شوال المکرّم ۱۴۳۰ھ میں یہ کام شروع ہو گیا اور حضرت نے ہماری
ہر پریشانی کے وقت مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس
کتاب کی اشاعت کی توفیق رفیق عطا فرمائی اور ہم نے اسے اس حسنِ نیت سے شائع
کر دیا تاکہ بزرگوں سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھنے والے حضرات اس کتاب کے
مطالعہ سے اپنی آنکھوں کو جلا بخشیں اور دِلوں کو شاد کر سکیں۔

دعا ہے کہ مولا تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور بزرگانِ دین کی بے ریا
عبادت اور نیکیوں کے طفیل ہمیں اور ہمارے قارئین کو دین و دنیا کی ابدی سعادتوں
سے بہرہ ور فرمائے، آمین بجاہ رسولہ الکریم۔

سگانِ گھیرا شریف

قمر الزماں صابری شاہدی و محمد ذیشان صابری

درگاہ گھیرا شریف، قصبہ امریا، ضلع پیلی بھیت شریف

۲۰ ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ

شرفِ انتساب

ہم اپنی اِس مختصر کاوش کو مرشدی الشاہ حافظ احمد حسن وحضرت صوفی فدا حسین وحضرت صوفی امداد حسین رحمۃ اللہ علیہم ومولانا فدا حسین مرحوم کے نام معنون ومنسوب کرتے ہیں جن کی نالۂ نیم شبی اور دُعائے سحر گاہی سے ہم اِس خدمت کے لائق ہوئے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ برادرِ اصغر جناب بدرالزماں عرف شبو صابری کے حق میں دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شبو صابری کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین

دُعا جو

قمر الزماں صابری شاہدی ومحمد ذیشان صابری

تقریظ جلیل

نبیرۂ حافظ احمد حسن صوفی باصفا حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب مدظلہ النورانی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ چشتیہ گھیرا شریف، قصبہ امریا ضلع پیلی بھیت شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنا کر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت عالیہ میں پیدا فرمایا اور قابل فخر یہ کہ اس نے ہمیں اولیاء اللہ کے دربار کی جاروب کشی کرنے کا شرف عطا کیا۔ کافی عرصہ سے میرے دِل میں یہ بات مچل رہی تھی کہ بانیٔ گھیرا شریف، قطب الاقطاب حضرت الشاہ حافظ احمد حسن صاحب صابری وحضرت صوفی فدا حسین ووالدی ومرشدی تاجدارِ گھیرا شریف حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم کے حالاتِ زندگی قلم بند ہوکر منظر عام ہوں تاکہ وابستگانِ سلسلہ اس سے مستفیض ہوں اور اولیاء اللہ کے نقش قدم پر چلیں۔

میں نے اس سلسلے کو قلم بند کرنے کے لئے حضرت مولانا مفتی محمد توفیق صاحب مصباحی سے بات کی لیکن وہ تدریسی مصروفیات کے سبب اس کام کو انجام نہ دے سکے۔ میں نے اور بھی کئی علمائے کرام سے بات کی۔ وقت کی قلت کے سبب کوئی بھی اِس کام کو انجام نہ دے پایا۔ بیشک اللہ کے ولی جس سے چاہیں اپنا کام لے سکتے ہیں اور ایک دِن میرے منظورِ نظر جناب مولوی قمر الزماں صابری شاہدی و ان کے ہم جماعت اور میرے بھتیجے حافظ محمد ذیشان صابری ابن جناب اسرار حسین صابری پیلی بھیتی نے مجھ سے اولیائے گھیرا شریف کے حالاتِ زندگی قلم بند کرنے کی اجازت

چاہی۔ مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ خانوادۂ گھیرا شریف کے چشم و چراغ اس کام کو بذاتِ خود انجام دیں گے۔

میرے پاس جو کچھ تحریری و کچھ زبانی یادیں تھیں وہ میں نے ان بچوں کو دیں۔ ان بچوں نے بہت محنت کر کے اس کام کو بخوبی انجام دیا۔ آج مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ اِن بچوں کی محنت سے ہمارے اسلاف کی عبرت آموز داستان بنام تذکرۂ گھیرا شریف قارئین کے سامنے موجود ہے۔ حقیقتاً یہ رسالہ وابستگانِ سلسلہ کے لئے مانند خزانہ ہے۔ میں نے اِن دونوں کے اصرار پر اِس کتاب کا جگہ جگہ سے مطالعہ کیا اور کہیں کہیں اصلاح بھی کی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ اِن دونوں بچوں کے علم میں برکتیں عطا فرمائے اور بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور اس کتاب کو مقبول عام فرمائے۔ آمین بجاہ سیدی حبیبہ الکریم۔

فقیر شاہد حسین صابری

تقریظ جلیل

مخدوم الاصفیار، محبوب الاولیا، صوفیٔ باصفا حضرت خواجہ راشد فریدی صابری
سجادہ نشین قطب الاقطاب حضرت خواجہ بہار الدین بابا فریدی رحمۃ اللہ علیہ
رجب پور شریف ضلع جے۔ پی نگر (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیلی بھیت شریف سے ۲۸ کلومیٹر کے فاصلے پر گھنے سایہ دار درختوں کے درمیان انتہائی پُر فضا میدان گھیرا شریف ہے جس کے چاروں طرف دور تک آبادی نہیں ہے۔ صرف خانقاہِ صابریہ کی عمارتیں ہیں جہاں سلسلۂ عالیہ صابریہ کے مجتہد بزرگ شاہ حافظ احمد حسن علیہ الرحمہ آرام فرما ہیں۔ یہ جگہ ہزاروں ارادت مندوں کی عقیدت کا مرکز ہے۔سلسلۂ صابریہ کا فیض جاری وساری ہے۔

میں نے اِس گھرانے کے کئی بزرگوں کو دیکھا ہے، سبھی میں شانِ درویشی نظر آئی۔ منکسر المزاجی اِس خانقاہ کے وابستگان کو ورثہ میں ملی ہے۔ موجودہ سجادہ نشین اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر گامزن ہیں۔افسوس کہ اِس دور میں خانقاہوں میں علم کا فقدان ہے۔ وہاں آرام فرما بزرگوں کے حالاتِ زندگی محفوظ نہیں ہیں۔ قابل مبارکباد ہیں حضرت شاہ شاہد حسین صابری سجادہ نشین اوران کے جواں سال صاحبزادے عزیزم قمر الزماں صابری سلمہٗ کہ انہوں نے اس طرف توجہ کی اور گھیرا شریف کے بزرگوں

کے حالات ''تذکرۂ گھیرا شریف'' کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔

یہ مختصر سا تذکرہ یقیناً وابستگانِ سلسلہ کیلئے باعث فیض اور روحانی تسلی کا ذریعہ بنے گا اور یہ کہ آئندہ اس تحریری و علمی کام کو آگے بڑھایا جاتا رہے گا۔ رب کریم اِن حضرات کی کاوشوں کو قبول و مقبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

خواجہ راشد فریدی صابری

۱۲ر محرم الحرام ۱۴۳۱ھ / ۳۰ دسمبر ۲۰۰۹ء بروز چہار شنبہ

تقریظ جلیل

حضرت مولانا مفتی محمد توفیق صاحب مصباحی ایم۔اے
بانی رضا ویلفیئر سوسائٹی رجسٹرڈ ہلدوانی، نینی تال (اُتراکھنڈ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرصۂ دراز سے یہ خواہش تھی کہ گھیرا شریف کی سرزمین پر آرام فرما اولیاء کرام کی سوانح حیات قلم بند ہو کر زیورِ طباعت سے آراستہ ہو، جامعہ رضویہ سرینی ترکنیاں میں بحیثیت پرنسپل تدریسی خدمات انجام دینے کے دوران جب بھی مجھے خانقاہِ صابریہ میں حاضری کا موقع میسر آتا تو میں حضرت صوفی شاہد حسین میاں صاحب اسعد اللہ تعالیٰ (صاحب سجادہ) سے اس سلسلہ میں عرض کرتا تو صوفی شاہد حسین صاحب قبلہ فرماتے ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے اسلاف کی زندگی کی حسین روئداد منظر عام پر آئے تاکہ وابستگانِ سلسلہ اور محبانِ اولیاء اس سے مستفید ہوں۔

اِس خدمت کی انجام دہی کے لئے انہوں نے مجھ سے فرمائش کی مگر وقت کی قلت اور تدریسی ذمہ داری و مصروفیت کے باعث مجھے موقع نہ ملا کہ اولیائے گھیرہ کی زندگیوں کی حسین عبرت آموز داستان ترتیب دوں۔ آج مجھے مسرت ہو رہی ہے کہ جو کام میں انجام نہ دے سکا وہ کام میرے ہونہار شاگرد خانوادۂ صابریہ کے چشم و چراغ مولوی قمر الزماں سلمہٗ المنان اور حافظ محمد ذیشان صابری سلمہٗ الباری نے مل کر انجام دیا۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ان کی اس کاوش بنام ''تذکرۂ گھیرا شریف'' کو قبول فرمائے۔

یہ حقیقت خورشید درخشاں کی مانند ظاہر ہے کہ اولیائے کرام کی زندگی قوم کا عظیم سرمایہ ہے۔ جو قوم اپنے بزرگوں کو یاد رکھتی ہے وہ قوم زندہ رہتی ہے اور جو قوم اپنے بزرگوں کو بھول جاتی ہے دنیا کے بازار میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ اسلامیانِ ہند پر اولیاء اللہ کا بیحد احسان ہے کہ انہوں نے ہمارے اس ملک کو جائے مسکن بنا کر ہمارے آباء واجداد کے دِلوں میں شمع عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کو فروزاں فرمایا اور کفر کی تاریکیوں سے نکال کر توحید کے راستے پر چلا کر ایمان کی روشن منزل سے ہمکنار کر دیا۔ اس لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کی داستانِ زندگی سے اپنی نسلوں کو آگاہ کریں تاکہ ان کے قدم صراط الذین انعمت علیھم پر جمے رہیں اور وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک نہ سکیں۔

عزیزم مولوی قمر الزماں صاحب کے اِصرار پر میں نے تذکرۂ گھیرا شریف کے مسودہ کا سرسری طور پر مطالعہ کیا۔ الفاظ ترتیب کئے، اصلاح بھی کی۔ اللہ تعالیٰ اس کی صداقت کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو مقبولِ عام فرمائے۔ آمین بجاہ رسولہ الکریم۔

محمد توفیق مصباحی ایم۔اے

تقریظ جلیل

صوفیٔ باصفا، پیکر خلوص ووفا حضرت صوفی محمد امتیاز حسین صاحب صابری شاہدی گھیروی
بانی خانقاہ صابریہ امدادیہ امتیازیہ
محلہ امدادنگر، قصبہ نواب گنج، ضلع بریلی شریف (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک طویل عرصے سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ سرزمین گھیرا شریف کے بزرگوں کی سوانح تحریری شکل میں سامنے آئے جبکہ میری اپنی دِلی خواہش تھی کہ بزرگانِ گھیرا شریف کے کشف وکرامات، فیوض وبرکات پر ایک مستقل کتاب تحریر کرسکوں لیکن وقت کی قلت دامن گیر رہی مگر نہایت فخر کی بات ہے کہ شہزادۂ حضور شاہد میاں مدظلہ النورانی عزیزم حضرت مولانا قمر الزماں صاحب کی کوششوں سے یہ حسرت پوری ہوگئی۔ اگرچہ کتاب موضوع کے اعتبار سے مختصر ہے مگر نہایت جامع ہے۔ بالاستعجاب میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اور نہایت مسرت ہوئی۔ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا گو ہوں کہ مرتب کو اور زورِ قلم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

فقیر محمد امتیاز حسین صابری شاہدی گھیروی

تقریظ جلیل

صوفیٔ باصفا حضرت صوفی جلال الدین حسین صابری شاہدی خلیفہ حضور شاہد حسین شاہ صاحب
خواجہ منزل، بی-۱۳۵، گلی نمبر ۱۷، مان سنگھ نگر، مصطفےٰ آباد، دہلی

میں صمیم قلب سے ممنون و مشکور ہوں کہ میرے پردادا پیر و مرشد آفتابِ گھیرا شریف، سراج السالکین، زبدۃ العارفین حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی سوانح حیات میرے پیر و مرشد حضور شاہد حسین شاہ صاحب و آپ کے صاحبزادے جناب قمر الزماں صاحب صابری شاہدی کے ذریعہ عوام کے پیش نظر ''تذکرۂ گھیرا شریف'' کے نام سے آرہی ہے۔

شاہ احمد حسن شاہ صاحب گھیروی کا ذکر و آپ کے فیضان کرم کا بیان کرنے سے میری زبان قاصر ہے۔ آپ نے جو مردہ دِل تھے اور ظلم و باطل میں پڑے ہوئے تھے انہیں راہِ ہدایت دِکھائی اور حق و باطل، ایمان و کفر، نور و ظلمت، توحید و شرک میں کیا فرق ہے دنیا کو بتایا۔ آپ ہمیشہ سادگی پسند فرماتے تھے اور ہمہ وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہتے۔ ذکر اللہ آپ کی زبانِ مبارک پر ہمہ وقت جاری رہتا تھا۔

پیر طریقت حضور شاہد حسین شاہ صاحب گھیرا شریف میں آنے والے زائرین کے حق میں شاہ احمد حسن شاہ صاحب کے وسیلہ سے پروردگارِ عالم سے دُعا فرماتے ہیں اور غم کے ماروں و بے سہاروں کی مشکلیں گھیرے والے میاں کے صدقہ میں دور ہو جاتی ہیں۔

کتاب ہٰذا کے مرتب مولانا قمر الزماں صابری شاہدی کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ کی لگن و محنت سے ہر خاص و عام بزرگانِ گھیرا شریف کے فیضان سے مالامال ہوگا۔ خداوند تعالیٰ موصوف کی کاوش کو قبول فرمائے، آمین۔

حقیر و فقیر
جلال الدین حسین صابری شاہدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! حمد خدائے پاک وحدہٗ لاشریک کو زیبا ہے اور درودِ پاک صاحب لولاک سید الانبیا، حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیبا ہے اور نثار وصدقے ہے جملہ آلہٖ واصحابہٖ واھل بیتہٖ واولیائہٖ اجمعین پر جنہوں نے شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت عالم پر ظاہر کی اور بیعت ارشادِ خدائے تعالیٰ اور طریقتِ مرشدی قائم کی جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعت کے سلسلے کو قائم فرمایا۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مرحبا صل علیٰ نامِ محمد مصطفٰے ۔۔۔ جان و دِل قرباں میرا نامِ محمد مصطفٰے

رحمۃ للعالمین ہیں وہ شفیع المذنبین ۔۔۔ سب پہ ہے احساں انعامِ محمد مصطفٰے

واہ میخانہ عجب، ساقی عجب، ساغر عجب ۔۔۔ ہے عجب مستی بھرا نامِ محمد مصطفٰے

لب چمٹ جاتے ہیں احمدؐ تم بھی کہہ کر دیکھ لو ۔۔۔ کیا ہی میٹھا نام ہے نامِ محمد مصطفٰے

درگاہ گھیرا شریف یہ وہ جگہ ہے جہاں سب مانگنے والوں کی جھولیوں کو بھرا جاتا ہے اور کوئی بھی محروم نہیں لوٹتا۔ یہ وہ درگاہ ہے جہاں پر بڑے بڑے بزرگانِ دین آرام فرما ہیں۔ ایک بزرگ حضرت شاہ حافظ احمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ درگاہ گھیرا شریف میں آرام فرما ہیں۔ آپ کے والد محترم جناب صوفی نوراللہ صاحب صابری علیہ الرحمۃ والرضوان قصبہ پاکبڑہ ضلع مرادآباد کے رہنے والے تھے۔ جناب صوفی نوراللہ صاحب شیخ المشائخ حضرت شاہ حافظ علی حسین صابری مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

پیرلا ثانی ،محبوبِ یزدانی ،سیف زباں ،قطب الاقطاب حضرت شاہ حافظ علی حسین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے قطب اولیاء تھے۔آپ خاندانِ چشتی صابری قدوسی اور خاندانِ قادری منوری مارہروی کے چشم و چراغ تھے۔اُس وقت میں آپ سے بڑے بڑے صوفی اور مشائخ تعلیم مریدانہ پایا کرتے تھے۔ ہر وقت، ہرلمحہ دریائے رحمت جوش پر رہتا تھا اور طالبانِ حق پرستوں کا مجمع بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہمہ وقت لگا رہتا تھا۔

حضرت حافظ علی حسین صاحب ولایت افغانیہ سے تھے۔ملک افغانستان میں ایک بزرگ بہت ہی مشہور و معروف تھے جو حضرت شیخ صوفی شہاب الدین عرف کٹے بابا کے نام سے جانے جاتے تھے۔کٹے بابا کو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عقیدت و محبت تھی۔ اور اپنے پیر و مرشد سے بھی بے پناہ محبت کیا کرتے تھے۔ حضرت کٹے شاہ بابا اپنے پیر و مرشد کا اس قدر ادب واحترام کرتے تھے کہ آپ جب بھی اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوتے تو صرف پیروں سے نہیں بلکہ ہاتھوں اور پیروں کے بل اس طرح چلا کرتے جیسے کتا چلتا ہے۔ اسی وجہ سے آپ کے پیر و مرشد آپ کو کٹے بابا کے نام سے پکارتے اور آپ اسی نام سے مشہور ہوئے۔اگر کسی کو کتا کاٹ لیتا تو وہ آپ کے درِ اقدس کو بوسہ دیتا جس سے اس کا زہر زائل ہو جاتا۔

حضرت شیخ شہاب الدین عرف کٹے بابا کے وقت میں پایۂ تخت ملک غزنی تھا۔ آپ کی جائے پیدائش سوارد ک تھی۔ حضرت کٹے بابا سے ہزار ہا کرامتیں ظاہر ہوئیں جو کہ احاطۂ تحریر، گمان و خیال سے باہر ہیں۔تا حیات شاہِ غزنی بلا حکم وارشاد کسی ملک یا شہر پر چڑھائی نہیں کرتا اور نہایت ادب و تعظیم سے پیش آتا تھا۔آپ کا خوف اس کے

دِل میں اس قدر تھا کہ آپ کے روبرو دست بستہ رہتا تھا۔ وجہ خاص یہ تھی کہ ایک مرتبہ شاہِ غزنی نے حضرت شیخ شہاب الدین کٹے بابا کو اپنے اجلاس میں بلانا چاہا کیونکہ آپ کا شہرہ تمام ملک افغان میں تھا۔ شاہِ غزنی کے ملازمین جب آپ کو بلانے پہنچے تو اس وقت آپ جنگل میں ایک درخت کے سائے میں مراقب شغل فنا فی اللہ تھے۔ شاہِ غزنی کے غلاموں نے حضرت کی بارگاہ میں دست بستہ عرض کیا حضرت کو شاہِ غزنی نے یاد فرمایا ہے۔ بارہا عرض کے باوجود بھی حضرت کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ آخرکار ملازمین مجبور ہو کر شاہِ غزنی کے پاس واپس آئے اور عرض کیا کہ وہ درویش آپ کے فرمانِ شاہی کو اور ہماری التجا کو کچھ خیال میں نہیں لاتے۔ یہ سن کر شاہِ غزنی نے نہایت غصہ ہو کر اپنے وزیر اعظم کے ساتھ فوجی سپاہیوں کو یہ کہہ کر پکڑنے کیلئے بھیجا کہ جس طرح بھی ہو سکے ہمارے دربار میں حاضر کرو۔ فوجی سپاہی اس درخت کے قریب پہنچے تو آپ کو اسی طرح فنا فی اللہ میں مستغرق پایا۔ ہیبت حق وزیر اعظم کو کچھ عرض نہیں کرنے دیتی تھی۔ جب آپ کے حواس بحال ہوئے تب وزیر اعظم نے دست بستہ ہو کر عرض کیا شاہِ غزنی نے حضرت کو طلب کیا ہے۔ آپ شاہِ غزنی کا عقیدہ درست فرمائیے گا۔ وہ حضرت کا منکر اور بدعقیدہ ہے۔ آپ نے فرمایا چلو، جب آپ کھڑے ہوئے اور دو چار قدم چلے تو درخت اور جنگل کے جانور آپ کے ہمراہ چلنے لگے۔ فوجی سپاہی گھبرا گئے اللہ رے یہ شان ان کے ساتھ تو درخت اور جانوروں کی فوج ہے۔ اگر یہ فوج شاہِ غزنی کے دربار میں چلی گئی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت شاہِ غزنی کا تخت چھین لیں اور اسے قید کر لیں۔ مجبوراً دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضرت آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ آپ یہیں پر رونق افروز رہیں۔ وزیر اعظم اور اس کے فوجی سپاہی واپس شاہِ

غزنی کے دربار میں پہنچے اور شاہِ غزنی سے وہ تمام واقعہ عرض کر دیا کہ حضرت کٹے شاہ بابا فنا بقا ہیں۔ اس روز سے شاہِ غزنی باادب واحترام رہنے لگا۔ حضرت حافظ علی حسین شاہ صاحب بھی انہیں کٹے بابا کی اولاد میں سے ہیں۔

سوختہ ہوں برق حسن یار کا | کون جانے حال جانِ زار کا
جس نے دیکھی ہے تجلی جمال | مثل موسیٰ مست ہے دیدار کا

سلسلۂ نسب حضرت حافظ علی حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ شہاب الدین عرف کٹے بابا ابن نواب محمود خاں ابن نواب حسن خاں ابن نواب دوندے خاں ابن نواب فتح اللہ خاں ابن نواب مدد علی خاں ابن نواب غلام حسین عرف فقیر شاہ اولیاء ابن نواب حافظ علی حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم۔

حافظ علی حسین شاہ صاحب کے سلسلے میں اور سلسلۂ پدری میں بڑے بڑے بزرگ اور اولیاء اللہ گزرے ہیں۔ آپ کے والد محترم حضرت فقیر شاہ اولیاء جو تمام گروہِ صوفیا اور عالم میں مشہور ہیں۔ حضرت حافظ صاحب کو شرفِ بیعت وخلافت اپنے والد محترم کے علاوہ چالیس سلسلوں سے اور حاصل تھا۔ آپ بہت کم مرید فرماتے تھے۔ جب کوئی بڑی خواہش اور ضد کرتا تو آپ مرید کر لیتے۔ حافظ صاحب تاحیات یادِ الٰہی میں مشغول رہے اور نہایت محنت شاقہ میں اپنا وقت گزارتے تھے۔ آپ کو یادِ الٰہی سے کسی وقت فرصت نہ ملتی تھی۔ اِسی وجہ سے آپ نے شادی نہیں کی۔

کھانے میں برکت

ایک مرتبہ حضرت حافظ علی حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محلّہ نواب پورہ مراد آباد میں حضرت شاہ غلام حسین صاحب رامپوری کے عرسِ مبارک میں تشریف لے گئے۔ حضرت شاہ غلام حسین شاہ صاحب آپ کے والد محترم کے پیر و مرشد تھے۔ رات کے وقت حضرت کو کشف کے ذریعہ معلوم ہوا کہ زیارتِ درگاہِ معلیٰ دوہری گھاٹ کی مسجد میں (جس جگہ آپ رہا کرتے تھے) آگ لگ گئی ہے اور ڈاٹ کے گر جانے کا خطرہ ہے۔ مسجد کی چھت میں لکڑیاں لگوا کر ڈاٹ بنوائی تھی۔ ڈاٹ میں لکڑی اور گھاس بھری ہوئی تھی۔ مخدوم ومکرم خواجہ بخش نامی خادم درگاہِ معلیٰ نے بھڑوں کا چھتا جلانے کے واسطے آگ لگا دی تھی۔ وہ آگ تمام ڈاٹ میں پھیل گئی۔ آپ اپنے ہمراہ پچاس ساٹھ آدمی لائے اور وہ آگ بجھا دی۔ اس کے بعد حافظ صاحب نے اپنے خادم سے فرمایا کچھ کھانا موجود ہے یا لنگر مست ہے۔ خادم نے عرض کیا حضور! کھانا تو چار پانچ آدمیوں کے لائق ہے اور مجمع پچاس ساٹھ کا ہے۔ حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کھانا لے آؤ۔ جب کھانا آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے تمام حضرات کو دستر خوان پر بیٹھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا خوب شکم سیر ہو کر کھاؤ۔ تمام حضرات نے وہ کھانا خوب پیٹ بھر کر کھایا لیکن وہ کھانا ذرا بھی کم نہ ہوا۔

ہے آج اس دربار میں اور ہی طرح کا بندوبست
بیٹھا ہے تختِ ناز پر لئے شیشۂ ساغر بدست

تین بیٹوں کی بشارت

حضرت حافظ صاحب کے ایک خادم صوفی نوراللہ صاحب ساکن پاکبڑہ (مرادآباد) کے رہنے والے تھے۔ حافظ صاحب سے بے انتہا محبت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حافظ صاحب نے فرمایا نوراللہ! تم یہاں تنہا کیوں آتے ہو؟ کیا تمہارے کوئی اولاد نہیں۔ جناب نوراللہ صاحب نے عرض کیا حضور کو سب روشن ہے۔ تب حضرت حافظ صاحب نے آپ کے حق میں دُعا کی اور فرمایا نوراللہ! تمہارے یہاں تین بیٹے ہوں گے۔ پہلا بیٹا تمہارا ہوگا، دوسرا بیٹا ہمارا ہوگا اور تیسرا بیٹا بچپن میں ہی انتقال کر جائے گا۔

بقول حضرت حافظ علی حسین صاحب جناب نوراللہ صاحب کے یہاں پہلے بیٹے کی پیدائش ہوئی تو آپ بیٹے کو لے کر حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حافظ صاحب نے بیٹے کو دُعاؤں سے نوازا اور اس بیٹے کا نام محمد حسین رکھا اور فرمایا اس کے بعد جو بیٹا ہوگا وہ ہمارا ہوگا۔

جب نوراللہ صاحب کے یہاں دوسرے بیٹے کی پیدائش ہوئی اور پانچ سال کی عمر میں حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت حافظ صاحب نے بیٹے کے سر پر دست شفقت رکھ کر دُعاؤں سے نوازا۔ اس بیٹے کا نام 'احمد حسن' رکھا اور فرمایا ''یہ بیٹا ہمارا ہے۔'' آپ نے اس بیٹے کو اپنی خدمت میں رکھ لیا۔ حافظ صاحب نے بیٹے کو دینی تعلیم قرآن پاک پڑھانا شروع کر دیا۔ جناب احمد حسن صاحب دِن کے وقت حافظ صاحب کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ حافظ صاحب رات کے وقت

جنوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ جناب احمد حسن صاحب بھی جنوں کے ساتھ تعلیم حاصل کیا کرتے تھے اور ہر وقت عبادتِ الٰہی میں مصروف رہا کرتے۔

آپ پر ہمیشہ خوفِ الٰہی طاری رہتا تھا۔ آپ اپنے اوپر سخت ریاضت ومحنت شاقہ گزارتے تھے۔ حضرت حافظ صاحب نے آپ کو بہت سارے عملیات بھی کرائے۔ علم ظاہری وباطنی عطا فرمایا۔ جب آپ کی عمر بیس سال کی ہوئی تو حافظ صاحب نے آپ کو اپنے سلسلہ میں داخل کرلیا۔ آپ اپنے پیرو مرشد سے بے انتہا محبت کیا کرتے اور ادب واحترام کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی بھی اپنے پیر کی طرف پُشت نہ کی۔ حضرت حافظ صاحب نے تقریبًا پچیس سال کی عمر میں آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔

کیا فیض وکرم کا تیرا دربار ہے حافظؔ　　اور جود وسخا سے بھری سرکار ہے حافظؔ
سائل تیرے در سے نہ پھرا کوئی بھی محروم　　فیضانِ الٰہی تیری سرکار ہے حافظؔ
جو مشکلیں درپیش ہیں آسان وہ ہوں گی　　احمؔد تیرا حامی و مددگار ہے حافظؔ

دِل کی مراد بر آئی

جناب نور احمد صاحب جو کہ موضع مادھو پور امریا (پیلی بھیت) کے رہنے والے تھے۔ آپ کے کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ اپنے ہی گاؤں کی ایک طوائف پر فریفتہ ہو گئے تھے اور اس سے نکاح کر کے اپنے گھر رکھنا چاہتے تھے لیکن وہ چاہتی تھی کہ نور احمد میرے گھر رہیں۔ جناب نور احمد حافظ علی حسین صاحب کے مرید تھے۔ حافظ صاحب سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ جناب نور احمد صاحب سالانہ حافظ صاحب کے وال

محترم کے عرس پاک میں حاضر ہوا کرتے اور ایک دِن سے زیادہ نہیں ٹھہرا کرتے۔ ایک مرتبہ نور احمد صاحب حضرت فقیر شاہ اولیا، رحمتہ اللہ علیہ کے عرس پاک میں حاضر ہوئے اور ایک دِن سے زیادہ ٹھہرے۔ نور احمد صاحب نے حضرت احمد حسن صاحب سے اپنا پریشانِ حال بیان کیا۔ حضرت احمد حسن صاحب نے فرمایا تم پریشان نہ ہو۔ حضرت حافظ صاحب تو روشن ضمیر ہیں۔ وہ تمہارے دِل کے حالات سے واقف ہیں۔

صبح کو حافظ صاحب نے احمد حسن صاحب سے فرمایا ''احمد حسن! وہ پوربیہ کہاں ہے، گیا کیوں نہیں؟'' (نور احمد صاحب پورب کے رہنے والے تھے، اسی سبب حافظ صاحب انکو پوربیہ کہہ کر پکارتے تھے) نور احمد صاحب حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حافظ صاحب نے فرمایا پوربیہ کیوں پریشان ہو؟ نور احمد صاحب نے عرض کیا حضور کو سب روشن ہے اور عرض کیا حضور میری اہلیہ کے کوئی اولاد نہیں ہے۔ اس لئے میں اس طوائف سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ میرے گھر رہنے کو تیار نہیں ہے۔ حافظ صاحب نے ارشاد فرمایا ''جب تم اس کے دروازے کے سامنے سے نکلو تو یہ کہنا اور پیچھے مڑ کر مت دیکھنا''

املی املی کا پتا چوئیا   آجا میری موئیا

المختصر! جب نور احمد صاحب یہ شعر پڑھ کر اس کے دروازے کے سامنے سے گزرے تو وہ طوائف جناب نور احمد صاحب کے پیچھے پیچھے یہ کہہ کر بھاگی کہ میاں! تم کہاں تھے، میں تو تمہارا کب سے انتظار کر رہی ہوں؟ بقول حافظ صاحب جناب نور احمد صاحب نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور گھر چلے گئے۔ وہ طوائف بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے گھر میں داخل ہوگئی اور نور احمد صاحب نے اس سے نکاح کرلیا اور جب

اس طوائف سے اولاد ہوئی تو نور احمد صاحب حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور! آپ کی دُعاؤں سے میرے یہاں بچے کی پیدائش ہوئی ہے۔ اس خوشی میں حضور کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ حضور میرے گھر تشریف لاکر میرے غریب خانہ کو اپنے مبارک قدموں سے نوازیں۔ حضرت حافظ صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے پوربیہ! ہم تمہارے یہاں صرف ایک شب قیام کریں گے۔

جب حافظ صاحب مادھو پور تشریف لائے تو جناب نور احمد صاحب کے یہاں شیخِ طریقت عارفِ شریعت حضرت حاجی شاہجی محمد شیر میاں اور حضرت عبدالقدیر عرف اللہ والے میاں اور لطیف اللہ شاہ میاں پیلی بھیتی کو جناب نور احمد صاحب کے گھر موجود پایا۔ جناب حافظ صاحب نے ان تمام بزرگوں سے ملاقات کی اور رات کو قیام کے بعد صبح کو جب حافظ صاحب نے جناب نور احمد سے فرمایا پوربیہ! اب ہم جاتے ہیں تو نور احمد صاحب نے عرض کیا حضور میری رعایا مجھ کو طعنہ دے گی کہ اتنے بڑے زمیندار کے پیر صرف ایک رات کے لئے آئے تھے۔ کیا زمیندار صاحب کے یہاں کھلانے کے لئے نہیں تھا۔

یہ سن کر حافظ صاحب نے فرمایا ہم نے تم سے پہلے ہی ایک شب کا وعدہ کیا تھا تو یہ سن کر حضرت حاجی شاہجی محمد شیر میاں نے کہا حافظ صاحب! ایک شب اور ٹھہر جاؤ۔ حافظ صاحب نے کہا ٹھیک ہے۔ جب آپ کہتے ہیں تو ہم ٹھہر جاتے ہیں لیکن ہماری ایک شرط ہے۔ ہم کو یہاں کوئی جنگل دِکھاؤ۔ تب نور احمد صاحب مدھو پور سے تقریباً ۳ میل کی دوری پر ایک جنگل میں لائے۔ اس جنگل کے چاروں طرف ندی تھی۔ نور احمد صاحب ان تمام بزرگوں کو اس جنگل میں لائے اور ان بزرگوں نے اس جنگل

میں ظہر وعصر کی نماز با جماعت ادا فرمائی اور اس جماعت کی امامت حضرت حافظ صاحب نے فرمائی۔ پھر حافظ صاحب نے نور احمد سے فرمایا پوربیہ! ہم کو یہ جنگل بہت پسند ہے۔ یہ سن کر نور احمد نے عرض کیا حضور! اگر آپ کو یہ جنگل پسند ہے تو میں یہاں پر کوٹھیاں تیار کرا دوں اور دو گاؤں آپ کی نذر کر دوں۔ حافظ صاحب نے فرمایا پوربیہ! تمہارے گاؤں تمہیں مبارک۔ کوٹھیاں یہاں بن جائیں گی لیکن تم سے نہیں۔ ہاں، میں یہاں رہا ضرور کروں گا۔ اس کے بعد یہ سب بزرگ نور احمد کے ساتھ ان کے گھر واپس چلے گئے۔

جناب حافظ صاحب ایک شب رُک کر صبح کو مراد آباد روانہ ہو گئے۔ مراد آباد پہنچ کر کچھ مدت کے بعد حضرت حافظ صاحب نے جناب سید جعفر شاہ صاحب (گھیر پیپل رامپور) سے فرمایا تم مادھو پور کے پاس ایک جنگل ہے، اس میں چلے جاؤ۔ سید جعفر صاحب نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس وقت وہاں پر جتنے بھی مریدین حاضر تھے۔ آپ نے سب حاضرین سے فرمایا وہاں کون جانا پسند کرے گا؟ تمام مریدین خاموش رہے۔ پھر آپ کے منظور نظر جناب حافظ احمد حسن صاحب نے باادب کھڑے ہو کر عرض کیا حضور! غلام حاضر ہے۔ اس پر حافظ صاحب نے فرمایا بیٹا احمد حسن! مجھے تم سے یہی اُمید تھی۔ ٹھیک ہے تم وہاں جانا، ہم تمہارے ساتھ رہیں گے۔ پھر اس کے بعد آپ نے اپنے بھائی جناب مولانا میاں کو کچھ تبرکات دے کر ارشاد فرمایا ”ہمارے وصال کے بعد یہ تبرکات احمد حسن کو دیکر اس جنگل میں بھیج دینا۔“

کچھ مدّت کے بعد پانچ رمضان المبارک ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۸۰ء میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کے مریدین کو آپ کے وصال کا بے حد صدمہ ہوا۔ خاص کر آپ

کے منظورِ نظر جناب حافظ احمد حسن صاحب کو زیادہ ہی صدمہ ہوا۔ آپ کے وصال کے بعد حافظ احمد حسن ہر وقت عالم استغراق میں رہنے لگے۔ پیرومرشد کی جدائی کا غم اسقدر تھا کہ آپ کو کہیں سکون نہ ملتا تھا۔ تب مولانا میاں نے آپ کو وہ تبرکات دے کر مادھوپور کے لئے روانہ فرمایا۔ آپ مراد آباد سے روانہ ہوکر عالم استغراق میں بارہ سال تک یوں ہی ہر جگہ گھومتے پھرتے رہے۔ آپ اجمیر شریف، کلیر شریف تمام جگہوں پر ہوتے ہوئے پھر اپنے پیرومرشد کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔

کیوں ہم سے دِل تن خفا ہو گئے ہو   گلے سے لگا کر جدا ہو گئے ہو
گلا اور شکایت یہ ہے تم سے صاحب   تم ہر اِک کے کیوں آشنا ہو گئے ہو

اور کچھ دِن تک وہاں رہے لیکن پیر کی جدائی کا غم اسقدر تھا کہ آپ کو وہاں بھی سکون نہ ملتا تھا۔ آپ نے وہاں سے روانہ ہوکر قصبہ بھوجپور کی منیہاران مسجد (جو آج 'رضا مسجد' کے نام سے مشہور ہے) میں ایک شب قیام کیا۔ وہاں آپ سے کچھ لوگ مرید ہو گئے۔ ان لوگوں نے آپ کو روکنے کی بہت کوشش کی لیکن آپ وہاں بھی نہ رُکے اور بھوجپور سے پیدل روانہ ہوکر مرسینا (رامپور) پہونچے اور جناب نواب پیارے صاحب کی حویلی پر ٹھہرے۔ بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ نے وہاں دو یا تین روز قیام کیا۔ بارش کی وجہ سے جس کمرے میں آپ تشریف فرماتھے اس کمرے کی دیوار ٹیڑھی ہو گئی اور وہ گرنے والی تھی کہ نواب پیارے صاحب نے عرض کیا حضور! دیوار گرنے والی ہے۔ آپ اندر تشریف لے چلیں۔ آپ نے اس دیوار کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا اور اس دیوار کے قریب جا کر اپنی پشت مبارک اس دیوار پر

لگائی اور فرمایا یہیں رُک جا۔ وہ دیوار وہیں رُک گئی اور بہت مدت تک رُکی رہی۔

آپ کی یہ کرامت دیکھ کر نواب پیارے صاحب کا گھرانہ آپ کا مرید ہو گیا۔

آپ وہاں سے روانہ ہو کر بانس کھیڑا بھینسوا ہوتے ہوئے چھتیا نیاز احمد پہونچے تو چھتیانیاز احمد میں ایک عورت سے کہا مائی! پانی ملے گا، اُس عورت نے کہا بیٹا! آؤ پانی ضرور ملے گا۔ وہ عورت آپ کو اپنے گھر لے گئی اور پانی پلایا۔ آپ نے اس عورت سے معلوم کیا مائی! تمہارے کوئی اولاد نہیں ہے؟ اس عورت نے کہا بیٹا! ہمارے کوئی اولاد نہیں۔ آپ نے اُس عورت کے حق میں دُعا کی اور کہا مائی! اللہ تمہیں ایک بیٹا عطا فرمائے گا۔ تم اس کا نام 'امیر احمد' رکھنا۔ دُعا کرنے کے بعد آپ وہاں سے چلے تو اس عورت نے آپ کو روکنے کی بہت کوشش کی لیکن آپ وہاں نہ رُکے۔

آپ وہاں سے روانہ ہو کر ایک جنگل میں آئے۔ جب آپ اس جنگل میں تشریف لائے تو آپ کو اس جنگل میں بہت سکون ملا۔ یہ وہ جنگل تھا جہاں اس سے پہلے آپ کے پیر و مرشد حضرت حافظ علی حسین صاحب نے ظہر و عصر کی نماز باجماعت ادا فرمائی تھی۔ حضرت حافظ علی حسین صاحب جب اس جنگل میں تشریف لائے اس وقت اس جنگل میں کوئی جانور موجود نہ تھا۔ حافظ صاحب کے وصال کے تقریباً بارہ سال بعد آپ تشریف لائے تو اس جنگل میں پاکڑ کے پیڑ کے نیچے شیر اور شیرنی مع بچوں کے رہتے تھے۔ آپ کو دیکھ کر شیر آپ کے پاس آیا اور آپ کے تلووں کو چاٹنے لگا۔

اِسی جنگل میں پیپل کے پیڑ پر ایک نٹ رہتا تھا۔ آپ نے اس جنگل میں ایک شب قیام کیا۔ اس کے بعد آپ نے کرگھینا (جہاں حاجی قدرت علی رہا کرتے تھے) کی مسجد میں پندرہ روز قیام کیا۔ اسی دوران آپ کا اس جنگل میں دوبارہ آنا ہوا۔ آپ

شب کے وقت اس جنگل میں تشریف لائے اور تین دِن اِس جنگل میں قیام کیا۔
جب آپ تیسرے دِن کر گھینا واپس پہونچے تو حاجی قدرت علی صاحب نے عرض کیا آپ تین دن سے کہاں تھے؟ آپ سے جو لوگ مانوس ہوگئے وہ لوگ آپ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے پریشان ہوگئے لیکن آپ کا کچھ پتہ نہ چلا۔ آپ نے فرمایا میں ایسی جگہ گیا تھا جہاں سے آنے کو دِل نہیں چاہتا تھا۔ آپ نے اس جنگل کا وہ تمام نقشہ حاجی صاحب سے بیان فرمایا۔ حاجی صاحب نے عرض کیا حضور! یہ وہ جگہ ہے جہاں پہلے مراد آباد کے ایک بزرگ جناب حافظ علی حسین تشریف لائے۔ انہوں نے یہاں ظہر و عصر کی نماز ادا فرمائی تھی۔ ان کے ساتھ حاجی شاہجی محمد شیر میاں اور اللہ والے میاں سبحان شاہ میاں اور چند درویش اور روسائے وقت تھے اور وہ جگہ حافظ صاحب کو بہت پسند آئی۔ جب آپ نے اپنے پیرومرشد کا نام سنا تو فوراً آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور سرد آہ دِل سے نکلی۔ جناب قدرت علی صاحب نے عرض کیا حضور! آپ ان کو کیسے جانتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا ''میں اسی دربار کا ادنیٰ سا جاروب کش غلام ہوں'' اس سے پہلے آپ نے کسی کو کچھ نہ بتایا۔ پھر آپ نے حاجی صاحب سے ارشاد فرمایا اس زمین کا مالک کون ہے؟ حاجی صاحب نے عرض کیا حضور! اس زمین کے مالک جناب منظور احمد ہیں اور یہ دھندری کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہم جناب منظور صاحب کے پاس جائیں گے۔ اگر وہ یہ زمین ہمیں اللہ کے واسطے دیدیں تو ہم اس جگہ رہیں گے۔ حاجی صاحب نے عرض کیا حضور! وہ زمین کاشت کے لائق نہیں ہے۔ نشیب و فراز زیادہ ہے، پھر کیوں کر بسر اوقات ہوگی۔ آپ نے فرمایا خدا رزّاق و کریم ہے۔

ایک روز شیخ منظور احمد کا ملازم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس کے ہمراہ شیخ منظور احمد کے پاس گئے اور منظور احمد سے فرمایا جو زمین تمہاری دریا، افسرا کے کنارے بلا کاشت پڑی ہے، تم وہ زمین ہم کو اللہ کے واسطہ دیدو تو ہم وہاں رہا کریں۔ شیخ منظور احمد نے عرض کیا حضور! وہ زمین کاشت کے لائق نہیں ہے۔ وہاں جو کوئی فقیر ہندو یا مسلمان رہا ایک ہی رات میں مر گیا۔

اکثر ہمارے بزرگ فرماتے ہیں اس زمین میں جو پیپل کا درخت ہے اس پر کوئی جن یا آسیب ہے۔ بہت فقرا آئے مر گئے یا چلے گئے۔ اگر آپ کو وہ زمین پسند ہے تو ہم اپنی دادی صاحبہ سے مشورہ کرلیں۔ جناب منظور احمد صاحب اپنی دادی صاحبہ کے پاس گئے اور تھوڑی دیر بعد حضرت حافظ احمد حسن صاحب کو بھی بلالیا۔ منظور احمد صاحب نے اپنی دادی سے کہا یہ بزرگ اللہ کے واسطے وہ زمین مانگتے ہیں، آپ کی کیا رائے ہے؟ دادی صاحبہ نے بھی وہی بات کہی کہ وہ زمین کاشت کے قابل نہیں۔ سب کسان وہاں جانے سے گھبراتے ہیں اور ان درختوں پر کوئی آسیب جن یا بھوت رہتا ہے جو اکثر لوگوں کو ڈراتا ہے۔ اس جنگل کے قریب کوئی آبادی بھی نہیں، آپ وہاں نہ رہیں۔ اگر آپ کی خوشی یہاں رہنے کی ہے تو ہمارا پائن باغ حاضر ہے۔ مکان بھی بنا ہوا ہے، آبادی بھی قریب ہے۔ اس کے سوا زمین کاشت کے قابل بھی ہے۔ ہم آپ کو وہ زمین دیدیں گے۔ حضرت نے فرمایا "آپ کا باغ اور آپ کی زمین آپ کو مبارک ہو، ہم کو تو صرف اسی زمین کی ضرورت ہے۔ اگر مرضی حق اسی طرح ہے تو یہ فقیر بھی چلا جائیگا یا مر جائیگا، مشیت ربی میں کچھ دم زدن کا موقع نہیں ہے۔" یہ سن کر دادی صاحبہ اور منظور احمد صاحب بہت خوش ہوئے اور اللہ کے واسطے وہ زمین

حضرت حافظ احمد حسن صاحب کو عنایت فرمائی۔ آپ نے فرمایا وضو کر کے تین مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر تین مرتبہ کہہ دیجئیے کہ وہ زمین اللہ کے واسطے ہم نے دیدی۔ چنانچہ شیخ منظور احمد صاحب نے ایسا ہی کیا اور کہا ''ہم نے وہ زمین اللہ کے واسطے دیدی، ہم کو اس زمین سے کچھ غرض نہیں، آپ چاہیں درخت لگائیں، کاشت یا خشک رکھیں، یا دریا بہائیں، ہمیں اس زمین سے کچھ مطلب نہیں۔'' حضرت نے جزاک اللہ پڑھا۔

منظور احمد صاحب نے ایک اشرفیوں سے بھرا ہوا تھال اور ایک پاندان آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اشرفیوں سے بھرا تھال یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ہم کو اس کی کچھ حاجت نہیں، ہم پاندان رکھ لیتے ہیں۔ پھر منظور احمد صاحب کے گھر والوں کو دُعائیں دیکر واپس کرگھینا تشریف لائے۔ جناب قدرت علی صاحب سے فرمایا کہ منظور احمد صاحب نے وہ زمین اللہ کے واسطے ہم کو دیدی۔ پھر آپ وہاں سے اس جنگل میں تشریف لائے جسے آج دنیا ''کھیرا شریف'' کے نام سے جانتی ہے۔

جب آپ اس جنگل میں آئے تو اس جنگل میں آپ کا نہ کوئی مونس و ہمدم، نہ کوئی احباب، نہ کچھ قوت بسری کا سامان، نہ گھر نہ منڈیا، نہ چراغ نہ بتی، نہ برتن نہ چٹائی، نہ بوریہ بستر، نہ دوست، نہ آشنا۔ ایک جنگل جس کے چاروں طرف ندی اور اس جنگل میں خاردار درخت۔ آپ اپنے پیر و مرشد ہادیٔ برحق، پیرانِ عظام، خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھروسہ وہاں پر رہنے لگے۔

کچھ مدت کے بعد آپ کے ایک مرید جناب حاجی سالار بخش جن کو آپ سے بیحد محبت تھی، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک منڈیا اپنے ہاتھوں سے تیار

کی۔ جب حضرت کی منڈیّا تیار ہو گئی تو آپ اس میں رہنے لگے لیکن جب آپ کہیں جاتے تو وہ نٹ جو پیپل کے پیڑ پر رہتا تھا، آپ کی منڈیّا گرا دیا کرتا۔ آپ نے کئی مرتبہ اس کو سمجھایا لیکن وہ نہیں مانا۔ ایک مرتبہ آپ کہیں باہر تشریف لے گئے تو اس نٹ نے آپ کی منڈیا گرادی۔ جب آپ واپس آئے تو منڈیا کو گرا دیکھ کر جلال آ گیا اور آپ نے اس نٹ کی چوٹی پکڑ کر اس کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔ اس نے بہت معذرت کی تب آپ نے اس شرط پر چھوڑنے کو کہا کہ تجھے پورب والے حصہ کے سامنے کا راستہ پاٹنا ہوگا اور کسی مسلمان کو نہیں ستائے گا۔

راستہ پاٹنے کے بعد آپ نے اس سے فرمایا تو یہاں سے چلا جا اور کرگھینا کی ڈام پر جا کر رہنا۔ جو شخص گھیرا شریف کو آئے اور راستہ بھٹک جائے تو اس کو پہونچانے کا کام تیرا ہے۔ وہ نٹ کرگھینا ڈام پر رہنے لگا۔ ایک مرتبہ جناب امجد صاحب بریلی سے گھیرا شریف کیلئے روانہ ہوئے، رات ہونے کے سبب راستہ بھول گئے تو اسی نٹ کے ذریعہ آپ گھیرا شریف پہونچے بقول جناب امجد صاحب بریلوی۔

جانوروں پر حکمرانی

جب حضرت حافظ احمد حسن صاحب کی عظمتوں کا شہرہ تمام اطراف میں ہونے لگا کہ ایک بزرگ فلاں جنگل میں رہتے ہیں اور وہ جنگل بہت خطرناک ہے۔ لوگ اس جنگل کے آس پاس جانے سے گھبراتے ہیں۔ تمام مخلوقِ خدا آپ کے دیدار کے واسطہ اس جنگل میں آتی اور اپنے حق میں دُعا کراتی کہ حضرت ہمارا فلاں کام بن جائے۔ آپ جس کے بھی حق میں دعا فرما دیتے اس کا کام بن جاتا اور جب کسی کی نظر

پاکڑ کے پیڑ کے نیچے بیٹھے شیر و شیرنی پر پڑتی تو وہ گھبرا جاتا۔ جب حضرت حافظ احمد حسن صاحب کو یہ معلوم ہوا کہ میرے محبین شیر و شیرنی سے ڈرا کرتے ہیں تو آپ نے شیر و شیرنی سے ارشاد فرمایا ''جب تک تمہارے بچے بڑے نہ ہوں تب تک تم یہاں پر رہتے رہو اور جب تمہارے بچے بڑے ہو جائیں تو یہاں سے کہیں دور چلے جانا۔ بقول حضرت حافظ احمد حسن صاحب جب شیر و شیرنی کے بچے بڑے ہو گئے تو وہ اپنے بچوں کے ساتھ کہیں دور چلے گئے اور ہر سال عرس مبارک کے بعد جو جمعرات آتی، اس جمعرات کو حاضر ہوتے اور ان کے بعد انکی نسلیں درگاہ گھیرا شریف میں عرس کے بعد حاضر ہوتی ہیں۔ کئی لوگوں نے عرس مبارک کے بعد شیر کو اس درِ اقدس پر اپنا ماتھا رگڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ صاحب سجادہ حضرت صوفی شاہد حسین صاحب و حضرت صوفی زاہد حسین صاحب اور جناب خستہ میاں بریلوی، جمعہ صاحب اور بھی کئی حضرات نے شیر کو اس درِ اقدس پر اپنی پیشانی رگڑتے ہوئے دیکھا ہے۔

دیدارِ مرشدی

ایک مرتبہ شیخ طریقت حضرت حافظ احمد حسن صاحب نے اپنے پیر و مرشد کی خواب میں زیارت کی۔ آپ کے پیر و مرشد نے فرمایا بیٹا! کیا ہمیں بھول گئے؟ ہمارے نام کی فاتحہ کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے عرض کیا ''غلام غم خوار کے پاس کچھ اثاثہ دُنیاوی نہیں۔'' مرشد نے ارشاد فرمایا ''وقت پر جو کچھ ہو، وہی بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر بھروسہ رکھو اور فاتحہ و عرس کیا کرو۔'' جب آپ بیدار ہوئے تو وہ صورتِ زیبا جو خواب میں دیکھی تھی نظر نہ آئی تو خاک پر لوٹنے لگے۔ جب طبیعت

میں اضافہ ہوا، اس وقت جو مریدین حاضر تھے ان سے مشورہ کیا۔ کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ آپ نے عبدالحق عرف نوشہ کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میاں! ہمارے پاس ساڑھے چھ آنہ پیسے ہیں۔ تم ان پیسوں سے ایک گھڑا، ایک بدنا، ایک کونڈا اور ایک رکابی خریدنا۔ باقی پیسوں سے چاول، گھی شکر، خریدنا۔ جس وقت حضرت نے حافظ صاحب کی فاتحہ کی وہ شعبان المعظم کی ۱۵/۱۶/۱۷ تاریخ تھی اور تب سے فاتحہ کی یہی تاریخ مقرر ہوگئی۔

جمالِ یار ہر سو جلوہ گر ہے — وہی دِل میں وہی نورِ نظر ہے
محبت نے مجھے مجنوں بنایا — میرا دِل آج اُس لیلیٰ کا گھر ہے
ہماری بے کلی کو کون جانے — کسی کے درد کی کس کو خبر ہے

تعمیر مسجد گھیرا شریف

جناب محمد علی حسین خاں صاحب خوانسامہ بریلی شریف محلّہ ذخیرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب سے بیعت تھے۔ ایک مرتبہ عرس کے زمانے میں عرس سے سترہ روز پہلے حاضر ہوئے اور حضرت کی بارگاہ میں عرض کیا حضور! یہاں پر ایک مسجد کا ہونا بہت ضروری ہے۔ عرس میں نمازیوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب نے ارشاد فرمایا ”یہ جنگل ہے نمازی روزمرہ ہمہ وقت نہیں آتے۔ مسجد میں جماعت کا ہونا، چراغ، چٹائی، صف و مصلیٰ کا ہونا بہت ضروری ہے اور یہاں کچھ سامان نہیں۔“ جناب علی حسین صاحب نے عرض کیا حضور!

آپ مسجد بنانے کی اجازت دیدیں۔ الغرض عین وقت عرس مبارک کے صرف چودہ روز میں مسجد بن کر تیار ہوگئی اور وہ مسجد آج بھی موجود ہے۔

بھینس دودھ دینے لگی

ایک مرتبہ ایک شخص آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور! میری بھینس دودھ نہیں دیتی، آپ کچھ پڑھ کر دیدیں۔ آپ نے فرمایا اپنی بھینس کو لے کر آنا۔ وہ شخص اپنی بھینس لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس بھینس کی پیٹھ پر اپنی چھڑی ماری اور فرمایا ''جا! بھینس پہلے سے زیادہ دودھ دے گی۔'' آپ کا یہ فرمان بالکل سچ ثابت ہوا۔ بھینس پہلے سے دوگنا دودھ دینے لگی۔

دوسرے دن وہ شخص آپ کے لئے دودھ، گڑھ، چاول لے کر آیا تو اس نے ایک بزرگ کو وہاں بیٹھا پایا۔ انہوں نے فرمایا بیٹا! کیسے آئے ہو؟ اس نے وہ تمام واقعہ عرض کر دیا اور کہا میں ان بزرگ کے لئے گڑھ، چاول، دودھ لایا ہوں۔ ان بزرگ نے فرمایا لاؤ یہ چیزیں ہمیں دیدو۔ اس نے دینے سے انکار کر دیا اور کہا میں تو انہیں بزرگ کو دونگا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت حافظ احمد حسن صاحب تشریف لائے تو آپ نے اپنے پیر و مرشد کو بیٹھا پایا۔ آپ فوراً ادب بجالائے۔ آپ کے پیر و مرشد نے آپ کو دُعاؤں سے نوازا اور فرمایا ''احمد حسن! مخلوقِ خدا سے کچھ طلب نہ کرنا اور ان کی مدد کرتے رہنا، اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا۔''

جادوگر کا جادو ختم ہو گیا

سرینی ترکنیاں میں احمد نام کا ایک سفلی علم کا جادوگر رہتا تھا۔ وہ اکثر گاؤں والوں کو پریشان کیا کرتا تھا اور جادو کے ذریعہ ان سے مال وزر لیا کرتا تھا۔ لوگ اس سے بہت ہی زیادہ پریشان ہو گئے تو حافظ احمد حسن صاحب کے پاس آنے لگے۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب ان کو پانی پڑھ کر اور دُعا کر دیا کرتے، اللہ تعالیٰ ان کو شفا دیتا۔ جب احمد جادوگر کو یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ گھیرا شریف میں جاتے ہیں تو وہ بھی گھیرا شریف میں آنے لگا۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب نے اس کو بہت سمجھایا لیکن وہ نہ مانا۔

ایک مرتبہ اس نے حضرت کو مارنے کیلئے دو چڑیلیں بھیجیں۔ جب وہ چڑیلیں گھیرا شریف میں آئیں، اس وقت حضرت خدا کی عبادت میں مصروف تھے۔ آپ نے یادِ الٰہی سے فارغ ہو کر جب ان کی طرف رُخ کیا، جیسے ہی ان کی نظر آپ کے چہرہ پر پڑی وہ تھرتھرانے لگیں اور کچھ طاقت انکے پاس نہ رہی۔ آپ نے ان سے پوچھا تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو اور کیا چاہتی ہو؟ تو انہوں نے ڈرتے ہوئے جواب دیا ''ہم کو احمد جادوگر نے آپ کو مارنے کیلئے بھیجا ہے۔'' یہ سن کر آپ نے فرمایا ''کھڑی کیوں ہو؟ مارو۔'' چڑیلوں نے معذرت چاہتے ہوئے عرض کیا حضور! ہماری اتنی طاقت نہیں کہ ہم آپ کا کچھ کر سکیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ''پیپل کے پیڑ پر چڑھ جاؤ اور اگر اس سے نیچے آئیں تو جل کر خاک ہو جاؤ گی۔'' صبح کو جب احمد جادوگر گھیرا شریف میں آیا تو بہت خوش تھا کہ حضرت کو ان چڑیلوں نے مار دیا ہوگا لیکن جب وہ گھیرا شریف میں داخل ہوا تو حضرت کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور مکّاری سے حضرت

کے پاس آیا اور بیٹھ گیا۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب نے اس سے پوچھا احمد! تو نے رات مجھے مارنے کیلئے کس کو بھیجا؟ تو وہ جھوٹ بولنے لگا۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب کو جلال آ گیا اور اسے پٹک کر اس کے سارے عملیات ختم کر دیئے اور فرمایا جا تیرا برا حال ہو۔ اللہ کا ایسا کرنا ہوا کہ کچھ مدت کے بعد اسے کوڑھ کا مرض ہو گیا اور بہت ہی بری حالت میں مر گیا۔

جانوروں پر حکومت

حضرت حافظ احمد حسن صاحب اکثر سواری رہلو پر کیا کرتے تھے جس کا کچھ سامان آج بھی گھیرا شریف میں موجود ہے۔ آپ کے پاس دو بیل تھے جن کا نام نیلا اور گورا تھا۔ کبھی ان بیلوں کے گلے میں رسّی نہیں پڑی۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب کو اگر کہیں جانا ہوتا تو آواز دے کر ان بیلوں کو بلاتے اور فرماتے آج فلاں جگہ جانا ہے تو بیل فوراً تیار ہو جاتے۔ اللہ اکبر! جانور بھی آپ کے حکم کے پابند تھے۔

بے اولاد کو اولاد عطا فرمائی

ایک مرتبہ حضرت حافظ احمد حسن صاحب کا بریلی جانا ہوا تو راستہ میں آپ کے ایک خادم جناب نظیر احمد ڈانگ والوں کے یہاں قیام ہوا۔ آپ کے خادم حاجی صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ حاجی صاحب کو حقہ پینے کا بہت شوق تھا۔ حاجی صاحب نے جناب نظیر احمد سے کہا زمیندار صاحب! چلم بھر کر لاؤ۔ اس وقت زمیندار صاحب کے یہاں آگ نہیں تھی۔ نظیر احمد صاحب نے اپنی زوجۂ محترمہ سے کہا

حضرت کیلئے حقہ بھر دو۔ جناب نظیر احمد صاحب وہ چلم اپنی بیوی کو دے کر باہر چلے گئے۔ کچھ دیر بعد آئے تو حاجی صاحب نے کہا زمیندار صاحب! چلم نہیں لائے۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب نے فرمایا نظیر احمد! جلدی جاؤ ورنہ تمہاری بیوی نوٹوں کی پوری بوری جلا دے گی۔

جب نظیر احمد صاحب نے اندر جا کر دیکھا تو ان کی بیوی نوٹوں کی آدھی بوری جلا چکی تھیں۔ نظیر احمد صاحب نے کہا یہ کیا کر رہی ہو؟ تب ان کی زوجہ محترمہ نے کہا ہمارے کوئی اولاد نہیں ہے۔ یہ نوٹ کس کام کے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ان نوٹوں سے حقہ بھر کر پلا دوں۔ تب زمیندار صاحب نے چلم لے کر اپنے خادم کو دی اور کہا کوئلہ جلا کر چلم بھر دو۔ جب چلم بھر گئی اور حاجی صاحب کو لا کر دی تب حضرت نے فرمایا نظیر احمد اتنی دیر کیوں لگی؟ تب زمیندار صاحب نے عرض کیا حضور! بیوی نے آدھے نوٹ جلا دیئے لیکن آگ نہ بن سکی۔ خادم نے کوئلہ جلا کر آگ بنائی، اس لئے دیر ہو گئی۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب نے فرمایا نظیر احمد! تمہارے کوئی اولاد نہیں ہے؟ نظیر احمد صاحب نے عرض کیا حضور کو سب روشن ہے۔ تو آپ نے ایک سیب زمیندار صاحب کو دیا اور فرمایا اس سیب کو تم دونوں آدھا آدھا کھا لینا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا سے زمیندار صاحب کو اولاد عطا فرمائی۔ سبحان اللہ!

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

جہاز کو غرق ہونے سے بچانا

حضرت حافظ احمد حسن صاحب کا ایک خادم جسکا نام ننو تھا وہ اکثر حضرت کا خط بنایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ خادم حضرت کا خط بنا رہا تھا۔ ابھی خط بنانا شروع ہی کیا تھا کہ حضرت نے اس سے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ! وہ خادم آپ کے حکم کے مطابق خط بنانے سے رُک گیا اور آپ کے روئے مبارک کی زیارت کرتا رہا۔ کیا دیکھتا ہے کہ حضرت کا چہرا سرخ ہو گیا اور آپ پسینے میں شرابور ہو گئے۔ کچھ دیر بعد آپ اپنی اصلی حالت پر آگئے اور حجام سے فرمایا اپنا کام شروع کرو۔ اس حجام نے عرض کیا حضور! پہلے یہ بتایئے آپ ابھی کہیں گئے بھی نہیں اور محنت کا کام بھی نہیں کیا، پھر آپ کا چہرا سرخ اور آپ پسینے میں شرابور کیسے ہو گئے؟

آپ نے اس سے فرمایا بھائی تم کو ان باتوں سے کوئی مطلب نہیں۔ تم اپنا کام کرو لیکن وہ حجام نہیں مانا اور ضد کرنے لگا۔ حضرت! آپ مجھے یہ ماجرا ضرور بتائیں۔ حجام کے زیادہ ضد کرنے پر آپنے فرمایا ٹھیک ہے تم زیادہ ضد کرتے ہو تو میں تم کو بتا دیتا ہوں لیکن میری حیات تک کبھی کسی کو بتانا نہیں۔ حجام نے عرض کیا جیسا حضرت کا حکم ہو پھر آپ نے فرمایا میرا ایک مرید جو اس وقت بمبئی گیا ہوا ہے وہ جہاز میں سفر کر رہا تھا تو اس کا جہاز سمندر میں غرق ہونے لگا۔ اس نے مجھے مدد کے لئے پکارا تو میں نے اسکی مدد کی۔ جب آپ نے حجام کو اپنی پشت مبارک دکھائی تو اس پر زخم موجود تھے اور خون بہہ رہا تھا۔ اس نے یہ دیکھ کر عرض کیا حضرت! یہ زخم کیسے لگے؟ آپ نے فرمایا میں نے اپنی پشت جہاز کے نیچے لگا کر اس کو غرق ہونے سے بچایا۔ اسی سبب میری

پشت پر زخم ہو گئے پھر وہ آپ کا خط بنانے کے بعد اپنے گھر چلا گیا اور سارا واقعہ اپنے گھر والوں کو بتایا۔

قبر ہو یا محشر ہو ہر جگہ یہ کام آئیں　　اس لئے تو ساتھ ہونا پیر کا ضروری ہے

ڈام کا تیار ہونا

درگاہ گھیرا شریف سے تقریباً ۳ رکلومیٹر کی دوری پر ایک ڈام جو'پوٹا ڈام' کے نام سے مشہور ہے۔ اس ڈام پر نیچے سے دو نہریں اور اوپر سے ایک ندی بہتی ہے۔ اس ڈام سے نکلنے والی ندی اور نہر کا آگے کچھ دور چل کر سنگم ہے۔ اس ڈام کو بنانے کے لئے کئی بڑے بڑے ٹھیکیداروں نے ٹھیکا لیا۔ اس ڈام پر مزدور دِن بھر کام کرتے لیکن رات میں اس ڈام کی دیواریں دلدل میں دھنس جاتیں۔ ٹھیکیدار پریشان ہو کر کام چھوڑ کر چلے جاتے۔ ایک اور بریلی کے مشہور ٹھیکیدار جناب یعقوب صاحب اس ڈام کو دیکھنے آئے اور ڈام دیکھ کر ٹھیکا کر لیا۔ کچھ دِنوں بعد کام بھی شروع کرا دیا۔ مزدور دِن بھر کام کیا کرتے، جب صبح کو کام کرنے آتے تو دیواریں دلدل میں دھنسی ہوئی پاتے۔

کئی مرتبہ ایسا ہونے کے سبب جناب یعقوب صاحب پریشان ہو گئے اور کام چھوڑ کر جانے لگے تو راستے میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔ اس شخص نے معلوم کیا جناب! کیوں پریشان ہیں؟ جناب یعقوب صاحب نے ڈام کا سارا ماجرا بیان کر دیا۔ یہ سن کر اس شخص نے یعقوب صاحب سے کہا ٹھیکیدار صاحب! آپ گھیرا شریف چلے جاؤ۔ وہاں پر ایک بزرگ مستجاب الدعوات ہیں۔ ان سے اپنے حق میں دُعا کراؤ۔ انشاء اللہ! تمہارا کام بن جائے گا۔ جناب یعقوب صاحب یہ سن کر بہت خوش

ہوئے اور دوڑے دوڑے حضرت حافظ احمد حسن صاحب کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضرت کے قدموں میں گر گئے اور رو رو کر عرض کرنے لگے حضور! میں بہت پریشان ہوں۔ آپ نے معلوم کیا کیا بات ہے؟ یعقوب صاحب نے عرض کیا حضور! میں نے ایک ڈام کا ٹھیکا لیا ہے۔ میں نے دو تین مرتبہ ڈام بنوانے کی کوشش کی، مزدور دِن بھر کام کرتے ہیں اور جب اگلے دِن کام کرنے آتے ہیں تو وہ دیواریں دلدل میں دھنسی ہوئی پاتے ہیں۔ حضور! میرے حق میں دُعا کریں کہ میں یہ ڈام بنوانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب نے فرمایا جاؤ تمہارا کام ہو جائے گا۔ میں صبح کو ڈام پر آؤں گا۔ یعقوب صاحب نے عرض کیا حضرت صبح کو میں خود آپ کو لینے آؤں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے۔

صبح کو یعقوب صاحب آپ کو لیکر ڈام پر پہونچے۔ آپ نے کام شروع ہونے سے پہلے اپنے دستِ اقدس سے پانچ اینٹیں رکھیں اور ارشاد فرمایا اب کام شروع کرو۔ جناب یعقوب صاحب نے کام شروع کرایا۔ اس کے بعد پھر کبھی اس ڈام کی دیواریں دلدل میں نہیں دھنسیں اور ڈام بن کر تیار ہو گیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ وہ ڈام آج بھی موجود ہے۔ سبحان اللہ!

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
اگر ہو ذوقِ جنوں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

کلیر میں رہ کر گھیرے کی حفاظت

ایک مرتبہ حضرت حافظ احمد حسن صاحب امام الصابرین سیدنا مخدوم علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ علیہ کے عرسِ پاک میں تشریف لے گئے۔ آپ کی غیر موجودگی میں ایک شخص چوری سے لکڑی کاٹنے کیلئے گھیرا شریف میں آیا۔ اس وقت گھیرا شریف میں حضرت حافظ احمد حسن صاحب کی خادمہ محموؔ آپا موجود تھیں۔ وہ شخص پہلے محموؔ آپا کے پاس آیا اور معلوم کیا کہ میاں حضور کہاں ہیں؟ محموؔ آپا نے کہا میاں حضور تو کلیر شریف عرس میں گئے ہوئے ہیں۔ اس شخص نے دِل میں سوچا کہ میاں حضور کلیر شریف میں ہیں، موقع اچھا ہے اور کربلا شریف پر جا کر کولہو کے لئے جامن کی موٹی سی لکڑی کاٹنے لگا تو حضرت حافظ احمد حسن صاحب نے آواز دی میاں کیا کر رہے ہو؟ ہم سے معلوم کر کے ہی کاٹ لیتے۔ وہ شخص گھبرا کر پیڑ سے نیچے اُتر آیا اور جب نیچے اتر کر دیکھا تو وہاں کوئی بھی موجود نہیں۔ ڈرتا ہوا گھیرا شریف میں آیا اور کافی دیر تک بیٹھا رہا اور دیکھتا رہا کہ میاں حضور کہاں ہیں؟ جب کافی دیر تک میاں حضور نظر نہ آئے تو پھر محموؔ آپا سے معلوم کیا میاں حضور کہاں ہیں؟ تو انہوں نے پھر وہی جواب دیا کہ میاں حضور تو کلیر شریف گئے ہیں۔ یہ سن کر وہ شخص پھر لکڑی کاٹنے کے لئے پیڑ پر چڑھا۔ جیسے ہی لکڑی کاٹنا شروع کی پھر آواز آئی ارے بھائی! چوری سے لکڑی کیوں کاٹ رہے ہو؟ وہ شخص گھبرا کر پیڑ سے نیچے اُترا اور اپنے گھر چلا گیا۔

جب حافظ احمد حسن صاحب کلیر شریف سے واپس آئے تو وہ شخص حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور گریہ وزاری شروع کی۔ آپ نے فرمایا بھائی! کیوں رو رہے

ہو؟ تو اس شخص نے وہ تمام واقعہ عرض کر دیا اور حضرت سے معافی مانگنے لگا۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب نے اسے معاف کر دیا اور فرمایا "آج کے بعد چوری نہ کرنا۔" اس شخص نے آپ کے دستِ مبارک پر کبھی چوری نہ کرنے کا وعدہ کر لیا اور ہنسی خوشی رہنے لگا۔

تشریف آوری قدمِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

حضور رحمتِ عالم نورِ مجسم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمِ ناز آنے سے پہلے ایک بزرگ گھیرا شریف میں تشریف لائے اور حضرت حافظ احمد حسن صاحب سے ملاقات کی۔ بعدِ طعام گھیرا شریف کی چاروں طرف تین چکر لگائے اور یہ نعرہ بلند کیا۔

"گھیرے کو گھیرے ہوئے ہے رحمت خدا کی"

افلاک سے آتی ہے صدا صل علیٰ کی

پھر وہ بزرگ حضرت حافظ احمد حسن صاحب سے یہ کہہ کر روانہ ہو گئے کہ بہت جلد یہاں پر قدمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوگی۔ کچھ مدت کے بعد گھیرا شریف میں دکن حیدر آباد سے قدمِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے جو آج بھی گھیرا شریف میں موجود ہیں۔ جس کی زیارت ہر سال عرس کے موقع پر کرائی جاتی ہے اور ہر عاشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تشنگی بجھاتا ہے۔ قدمِ رسول کی برکت اور بزرگانِ گھیرا شریف کی دُعاؤں سے اپنی اپنی جھولیاں بھر کر لے جاتا ہے۔ قدمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت جو بھی دُعا آپ کے وسیلہ سے مانگی جاتی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرماتا ہے۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ ہر سنی مسلمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کی دولت عطا فرمائے اور سنتِ رسول پر عمل کرنے کی توفیق بخشے، آمین۔

وصال حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شیخ المشائخ حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳رذی الجحۃ المبارک ۱۳۶۰ھ میں وفات پائی۔ آپ کا مزارِاقدس درگاہِ معلیٰ گھیر اشریف میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کے بیشمار مرید تھے لیکن آپنے صرف تین مریدوں کو خرقۂ خلافت عطا فرمایا جن کے اسمار گرامی اس طرح ہیں:

(۱) حضرت صوفی فدا حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت صوفی امداد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت حافظ رحیم اللہ صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مختصر حالات حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

صاحب الاسرار، مخزن الانوار حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے ولی کامل تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت قصبہ پاکبڑہ ضلع مرادآباد میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم جناب صوفی محمد حسین صاحب جو شیخ المشائخ حضرت حافظ احمد حسن صاحب کے برادرِ اکبر ہیں۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب اپنے بھائی سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ نے اپنے بھتیجے حضرت صوفی فدا حسین صاحب کو اپنے پاس بلالیا۔

۱۹۲۵ء میں حضرت صوفی فدا حسین صاحب گھیر اشریف حضرت حافظ احمد حسن صاحب کے پاس آئے۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب نے آپ کو بیعت وخلافت

سے سرفراز فرمایا۔ حضرت صوفی فدا حسین صاحب اپنے پیرو مرشد سے بہت عقیدت و محبت کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے پیر کی تقریباً بارہ سال خدمت کی۔ حضرت حافظ احمد حسن صاحب کے وصال کے بعد گھیرا شریف کے سجادہ نشین آپ ہی ہوئے۔

حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی عابد وزاہد بزرگ تھے۔ آپ کی پوری زندگی خدمت خلق اور عبادتِ الٰہی میں بسر ہوئی۔ آپ ہمیشہ باوضو رہا کرتے تھے۔ آپ کی زبانِ مبارک پر اللہ اللہ کی صدائیں اور دِل میں محبت رسول موجزن رہا کرتی تھی۔ جو بھی آپ کو ایک مرتبہ دیکھ لیتا، آپ کا دیوانہ ہو جاتا۔

چوروں کی بینائی واپس آ گئی

ایک مرتبہ کچھ لوگ گھیرا شریف میں چوری کرنے کیلئے آئے۔ ان چوروں نے مزار شریف کا تالا توڑنا چاہا تو تالے پر ہاتھ لگاتے ہی ان کے ہاتھ شل ہو گئے (تالے پر جم گئے) اور وہ لوگ نابینا بھی ہو گئے۔ ساری رات وہ لوگ اسی مصیبت میں مبتلا رہے۔ صبح کو جب حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بعد نمازِ فجر معمول کے مطابق درگاہ شریف حاضری کیلئے تشریف لائے۔ آپ کی نگاہ ان چوروں پر پڑی تو آپ نے ان سے معلوم کیا تم کون لوگ ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ اُن لوگوں نے جب آپ کی آواز سنی تو گھبرائے اور سب کچھ سچ سچ بتا دیا اور آپ سے معذرت طلب کرنے لگے۔ آپ نے انہیں معاف کر دیا۔ پھر آپ نے انہیں پانی دَم کر کے دیا اور فرمایا اسے اپنی اپنی آنکھوں پر مل لو۔ ان لوگوں نے جب اپنی آنکھوں پر پانی ملا تو فوراً ہی آنکھوں کی بینائی واپس آ گئی۔ اُن تمام لوگوں کی نگاہ جب آپ کے چہرۂ

مبارک پر پڑی تو فوراً اقدموں میں گر گئے اور چوری سے تائب ہو کر آپ کے دست اقدس پر بیعت کرلی اور آپ کے مرید ہو گئے۔

مِرگی کا دورہ نہیں پڑا

آپ کے خادم جناب نیاز احمد عرف خستہ میاں کو مرگی کا دورہ پڑا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب سے ملاقات کیلئے کچھ لوگ آئے۔ آپ نے اپنے خادم جناب خستہ میاں کو چائے بنانے کو کہا۔ جناب خستہ میاں نے چائے بنانے کے لئے آگ جلائی تو خستہ میاں کو دورہ پڑ گیا اور چولہے کے پاس گر پڑے۔ جب کافی دیر ہوگئی تو حضرت صوفی فدا حسین صاحب نے ایک شخص کو چائے لانے کے لئے اندر بھیجا۔ اس شخص نے اندر جا کر دیکھا تو خستہ میاں چولہے کے پاس بیہوش پڑے تھے۔ اس شخص نے حضرت کے پاس آ کر عرض کیا حضور! خستہ میاں تو بیہوش پڑے ہیں۔ حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب جب اندر تشریف لائے تو خستہ میاں کو بیہوش پڑا دیکھ کر آپ کو جلال آ گیا اور آپ نے خستہ میاں کے چاقو پھینک کر مارا۔ وہ چاقو خستہ میاں کے دونوں پیروں کے درمیان زمین پر لگا۔ چاقو کے زمین پر لگتے ہی زمین سے خون بہنے لگا اور کچھ دیر بعد خستہ میاں بالکل ٹھیک ہو گئے اور اس کے بعد آج تک خستہ میاں کو مرگی کا دورہ نہیں پڑا۔

مبارک پر پڑی تو فوراً اقدموں میں گر گئے اور چوری سے تائب ہوکر آپ کے دست اقدس پر بیعت کرلی اور آپ کے مرید ہو گئے۔

مِرگی کا دورہ نہیں پڑا

آپ کے خادم جناب نیاز احمد عرف خستہ میاں کو مرگی کا دورہ پڑا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب سے ملاقات کیلئے کچھ لوگ آئے۔ آپ نے اپنے خادم جناب خستہ میاں کو چائے بنانے کو کہا۔ جناب خستہ میاں نے چائے بنانے کے لئے آگ جلائی تو خستہ میاں کو دورہ پڑ گیا اور چولھے کے پاس گر پڑے۔ جب کافی دیر ہوگئی تو حضرت صوفی فدا حسین صاحب نے ایک شخص کو چائے لانے کے لئے اندر بھیجا۔ اس شخص نے اندر جا کر دیکھا تو خستہ میاں چولھے کے پاس بیہوش پڑے تھے۔ اس شخص نے حضرت کے پاس آ کر عرض کیا حضور! خستہ میاں تو بیہوش پڑے ہیں۔ حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب جب اندر تشریف لائے تو خستہ میاں کو بیہوش پڑا دیکھ کر آپ کو جلال آ گیا اور آپ نے خستہ میاں کے چاقو پھینک کر مارا۔ وہ چاقو خستہ میاں کے دونوں پیروں کے درمیان زمین پر لگا۔ چاقو کے زمین پر لگتے ہی زمین سے خون بہنے لگا اور کچھ دیر بعد خستہ میاں بالکل ٹھیک ہو گئے اور اس کے بعد آج تک خستہ میاں کو مرگی کا دورہ نہیں پڑا۔

ہر چیز پر اولیاء اللہ کی حکومت

حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ جب کہیں جاتے تو اکثر و بیشتر پیدل ہی جایا کرتے۔ آپ کی یہ شان تھی کہ جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا جیسے زمین آپ کے لئے سمٹ رہی ہو۔ ایک پل میں کہاں سے کہاں پہنچ جاتے۔ ایک مرتبہ موسمِ سرما میں حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب کلیر شریف سے واپسی کے موقع پر پاکبڑہ مراد آباد اپنے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ کے خادم خستہ میاں آپ کے ساتھ تھے۔ بعد نماز فجر حضرت نے خستہ میاں سے فرمایا "تمام کپڑے لو اور گاگن ندی پر چلو، میں وہاں پر غسل کروں گا اور تم کپڑے دھونا۔" خستہ میاں نے تمام کپڑے لئے اور حضرت کے ہمراہ چل دیئے۔

گاگن ندی پاکبڑہ سے تقریباً چھ میل دور ہے۔ راستہ میں پیدل چلتے چلتے خستہ میاں تھکنے کے سبب راہ میں بیٹھ گئے اور حضرت سے بہت پیچھے ہو گئے۔ حضرت صوفی فدا حسین صاحب نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو خستہ میاں کو کافی پیچھے پایا۔ آپ نے خستہ میاں کو اپنے قریب بلا کر فرمایا "تم راہ میں کیوں بیٹھ گئے؟" خستہ میاں نے عرض کیا "حضور! کافی تھک گیا ہوں، اسی سبب بیٹھ گیا۔" آپ نے اپنا عصائے مبارک خستہ میاں کے ہاتھ میں پکڑوا کر فرمایا "اپنی آنکھیں بند کر لو۔" خستہ میاں نے آنکھیں بند کر لیں اور جب کچھ دیر بعد آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو گاگن ندی پر موجود پایا۔ اللہ اکبر! چھ میل کا سفر چند لمحوں میں طے کر لیا۔ گاگن ندی پر پہنچنے کے بعد آپ غسل کرنے میں مشغول ہو گئے اور خستہ میاں کپڑے دھونے لگے۔ خستہ میاں

نے کپڑے دھو کر سوکھنے ڈالے ہی تھے کہ اتنے میں حضرت غسل سے فارغ ہو کر آ گئے اور خستہ میاں سے فرمایا چلو تو خستہ میاں نے عرض کیا حضور! کپڑے دھو کر ڈالے ہیں۔ ابھی تو سوکھے بھی نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کپڑے اُٹھا کر لاؤ۔ کپڑے سوکھ چکے ہیں۔ جب خستہ میاں نے کپڑوں کو ہاتھ لگایا تو کپڑے بالکل سوکھ چکے تھے۔ سبحان اللہ!

زہر کا زائل ہو جانا

ایک مرتبہ درگاہ گھیرا شریف کی صابری مسجد کے دروازہ پر جناب شیخ صوفی شاہد حسین صاحب کے پیر میں بچھو نے ڈنک ماردیا، وہ بچھو بہت ہی کالا اور بڑا تھا۔ اس بچھو کا زہر اس قدر تیز تھا کہ جناب صوفی شاہد حسین صاحب بیہوش ہو گئے۔ خستہ میاں حضرت شاہد حسین صاحب کے ساتھ تھے۔ آپ کو بے ہوش دیکھ کر فوراً حضرت فدا حسین صاحب کے پاس گئے اور عرض کیا حضور! شاہد حسین صاحب کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور وہ بے ہوش ہو گئے ہیں۔ آپ مسجد کے دروازہ کے پاس پہنچے اور جس جگہ بچھو نے کاٹا تھا وہاں پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر دم کیا۔ آپ کا دم کرنا تھا کہ فوراً شاہد حسین صاحب ہوش میں آ گئے اور آپ نے ارشاد فرمایا بیٹا! آج کے بعد کسی موذی جانور کے زہر کا اثر نہیں ہوگا۔ الحمد للہ! خود صاحبِ سجادہ گھیرا شریف حضرت صوفی شاہد حسین صاحب فرماتے ہیں کہ تقریباً چالیس سال ہو گئے لیکن آج تک کسی موذی جانور کے زہر کا اثر میرے اوپر نہ ہوا۔

وصال حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے وصال سے پہلے اپنے چھوٹے بھائی حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلالیا۔ حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب کا وصال ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ کو گھیر اشریف میں ہوا اور وہیں پر دفن کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مختصر حالات حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاج الاصفیاء، سید الاسخیا، شیخ طریقت، منبع رُشد وہدایت، تاجدارِ گھیر اشریف حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت مراد آباد کے ایک مشہور قصبہ پاکبڑہ میں ہوئی۔ آپ کی پیدائش کے بعد آپ کے والدِ محترم حضرت صوفی محمد حسین علیہ الرحمہ آپ کو اپنے چھوٹے بھائی حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب نے آپ کا نام اِمداد حسین رکھا اور دُعاؤں سے نوازا۔

حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب نے دینی تعلیم اپنے آبائی وطن قصبہ پاکبڑہ میں حاصل کی۔ آپ بچپن ہی سے خدا اور سول سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔ عشق رسالت کی دولت آپ کو ورثہ میں ملی تھی۔ آپ کو نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ آپ زیادہ تر اپنے پیر و مرشد حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کا کلام پڑھا کرتے تھے۔ حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب کے

وصال کے بعد آپ ہی گھیرا شریف کے سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کو حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب سے بیعت وخلافت حاصل تھی۔ آپ نے تقریباً ۱۱۵ سال کی عمر پائی۔ آپ اپنا وقت زیادہ تر عبادتِ الٰہی میں گزارا کرتے۔ جب آپ گھیرا شریف میں تشریف لائے تو اپنے منجھلے صاحبزادے حضرت صوفی شاہد حسین صاحب مدظلہ النورانی (صاحب سجادہ درگاہ گھیرا شریف) کو اپنے ساتھ لائے تھے۔ آپ بزرگانِ دین اور اولیائے کرام سے بیحد محبت کرتے تھے۔

اجمیر شریف میں حاضری دینا

ایک مرتبہ درگاہ گھیرا شریف کے قریب میں بسے ایک گاؤں جس کا نام سرینی ترکنیاں ہے، اس گاؤں کے کچھ لوگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے عرسِ پاک کے موقع پر اجمیر شریف جا رہے تھے۔ وہ تمام حضرات اجمیر شریف روانہ ہونے سے پہلے حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ مبارک کی زیارت کے لئے درگاہ گھیرا شریف میں حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت صوفی امداد حسین صاحب بھی گھیرا شریف میں موجود تھے، وہ لوگ درگاہ کی حاضری کے بعد حضرت صوفی امداد حسین صاحب کے پاس آئے اور عرض کیا حضور! ہم لوگ اجمیر شریف جا رہے ہیں۔ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ آپ نے ان سب کے لئے دُعا کی اور فرمایا تم جاؤ اور حضرت خواجہ غریب نواز کی بارگاہ میں میرا بھی سلام عرض کر دینا۔

وہ تمام حضرات گھیرا شریف سے روانہ ہو کر اجمیر شریف پہونچے اور تمام ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد جب درگاہ غریب نواز میں حاضر ہونے کے لئے اندر

تشریف لے گئے تو اس وقت درگاہ شریف میں محفلِ سماع ہو رہی تھی۔ یہ تمام لوگ جب محفلِ سماع میں پہونچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضرت صوفی امداد حسین صاحب تو یہاں موجود ہیں۔ ان لوگوں کے دِل میں خیال پیدا ہوا اور ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ محفلِ سماع کے بعد حضرت سے مصافحہ کریں گے اور معلوم کریں گے حضرت تو ہم سے منع فرما رہے تھے لیکن یہاں تو ہم سے بھی پہلے آ گئے۔ بعدِ اختتام محفلِ سماع جب وہ لوگ حضرت صوفی امداد حسین صاحب سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو آپ کو وہاں نہ پا کر اور بھی زیادہ حیران و پریشان ہوئے اور آپ کو تمام درگاہ میں تلاش کیا لیکن آپ کو کہیں بھی نہ پایا۔

بعد فراغت عرسِ مبارک وہ تمام حضرات اپنے اپنے گھر واپس آئے تو درگاہ گھیرا شریف میں حاضر ہوئے اور حضرت صوفی امداد حسین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور! آپ تو اجمیر شریف جانے کو منع فرما رہے تھے لیکن آپ کو ہم تمام حضرات نے اجمیر شریف میں دیکھا تھا۔ یہ سن کر حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب مسکرائے اور فرمایا بھائی! یہ باتیں راز و نیاز کی ہوتی ہیں۔ تم کو ان سب باتوں سے کوئی مطلب نہیں اور یہ سب باتیں تمہاری سمجھ سے باہر ہیں اور فرمایا کہ تم یہ بات کسی کو بھی نہ بتانا۔ سبحان اللہ! کیا شانِ ولایت تھی کہ ایک پل میں کہاں سے کہاں پہنچ جاتے۔ اللہ اکبر!

حضرت کا کلیر شریف سے غائب ہونا

حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر سال کلیر شریف کے عرسِ مبارک میں حاضری دیا کرتے تھے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے مریدین و معتقدین و محبین بھی حاضر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ ۱۲ ؍ ربیع الاوّل کی شب آپ اپنے بستر سے اچانک غائب ہو گئے۔ یہ ماجرا دیکھ کر آپ کے مریدین رہ گئے اور تمام کلیر شریف میں آپ کو تلاش کر ڈالا لیکن آپ کو کہیں بھی نہ پایا۔ ۱۳ ؍ ربیع الاوّل کی صبح آپ کو اپنے بسترِ مبارک پر دیکھ کر سبھی مریدین میں ایک خوشی کی لہر سی دوڑ اُٹھی۔ تمام حاضرین نے آپ سے عرض کیا کہ حضور! آپ رات بھر کہاں تھے؟ آپ نے فرمایا تم لوگوں کو اِن باتوں سے کوئی مطلب نہیں۔ جب وہ زیادہ ضد کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ میرا ایک مرید مصیبت میں مبتلا تھا۔ اُس نے مجھے یاد کیا تو میں اس کی مدد کو گیا تھا۔

قبر ہو یا محشر ہو ہر جگہ یہ کام آئیں ۔۔۔ اس لئے تو ساتھ ہونا پیر کا ضروری ہے

اللہ تمہیں بیٹا عطا فرمائے گا

ایک مرتبہ جناب یامین صاحب بریلوی حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے۔ حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب صبح کے وقت باغ میں چہل قدمی کر رہے تھے۔ جناب یامین صاحب آپ کو دیکھ کر آپ کے قدموں میں گر گئے اور عرض کیا حضور! میری بیوی کے دو جڑواں بچیاں پیدا ہوئی ہیں اور وہ بھی آپریشن سے۔ ڈاکٹروں نے جواب دیدیا کہ اب تمہاری بیوی کے کوئی اولاد نہ ہوگی۔

حضرت! میرا کوئی بیٹا نہیں ہے اور اِدھر ڈاکٹروں نے جواب دیدیا ہے۔ آپ اللہ سے دُعا کریں اللہ مجھے بیٹا عطا فرمائے۔ یہ سن کر آپ کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں بیٹا عطا فرمائے گا۔ آپ کا یہ فرمان بالکل حق و سچ ثابت ہوا۔ کچھ وقت کے بعد جناب یامین صاحب گھیرا شریف میں اپنے بیٹے کے ساتھ حاضر ہوئے اور صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے بیٹے کے سر پر اپنا دستِ شفقت رکھا اور دُعاؤں سے نوازا۔

آپ کے منہ سے جو نکلی بات وہ ہو کے رہی
کہا جو دِن کو شب ہے تو رات ہو کے رہی

پیسوں کا انتظام ہو گیا

ایک مرتبہ جناب ماسٹر رفعت حسین صاحب (ساکن سرینی ترکنیاں) گھیرا شریف آئے اور حضرت صوفی امداد حسین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور! آپ اجمیر شریف نہیں جا رہے ہیں؟ حضرت خواجہ غریب نواز کا عرس بڑے ہی دھوم دھام سے منایا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا تم جاؤ اور بارگاہِ خواجہ میں میرا بھی سلام عرض کرنا۔ ماسٹر رفعت صاحب نے عرض کیا حضور! میرا جانا بھی مشکل ہے کیونکہ میرے پاس پیسوں کا انتظام نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت کو جلال آ گیا اور فرمایا جھوٹ بولتے ہو۔ تمہارے گھر تو آج پانچ ہزار روپئے آئے ہیں، گھر جا کر دیکھو! ماسٹر رفعت صاحب نے اپنے گھر جا کر دیکھا تو پانچ ہزار روپئے موجود پائے۔ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے معلوم کیا کہ یہ روپئے کہاں سے آئے ہیں؟ تو ماسٹر رفعت صاحب کی بیوی نے کہا فلاں شخص دے کر گیا ہے۔

اعضاء کا الگ الگ ہو کر دوبارہ سلامت ہونا

ایک مرتبہ حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بریلی شریف جانا ہوا۔ آپ کے صاجزادہ حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ بریلی شریف میں جناب نیاز احمد عرف خستہ میاں کے مکان پر آپ کا قیام ہوا۔ حضرت صوفی اِمداد حسین صاحب نمازِ عشاء کے بعد دیگر ضروریات سے فارغ ہو کر آرام کرنے لگے۔ جناب جمشید صابری عرف گڈو میاں اور جناب صوفی شاہد حسین صاحب بھی آپ کے پاس سوگئے۔ رات کو اچانک گڈو میاں کی آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت کے جسم مبارک کے اعضاء الگ الگ پڑے ہیں۔ گڈو میاں نے جب یہ منظر دیکھا تو رونے لگے۔ رونے کی آواز سن کر حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب بھی بیدار ہو گئے۔ حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب نے گڈو میاں سے معلوم کیا کہ کیا بات ہے، تم کیوں رو رہے ہو؟ گڈو میاں نے عرض کیا کہ حضور کے اعضاءِ مبارک الگ الگ بکھرے ہوئے ہیں۔ جب حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب نے حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب کی طرف دیکھا تو آپ صحیح سلامت بے خوف وخطر آرام فرمارہے تھے۔ اللہ اکبر!

جگمگ ہوا گھیرا شریف

آج سے تقریباً ۲۸ سال قبل درگاہ گھیرا شریف میں عرسِ مبارک کے موقع پر روشنی کا اِنتظام گیس والی لالٹین اور موم بتیوں کے ذریعہ کیا جاتا تھا۔ اِس روشنی کا

اِنتظام نواب گنج کے ایک صاحب کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ۱۹۸۲ میں انہوں نے لالٹین لانے سے انکار کردیا اور حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب سے عرض کیا کہ حضور! میں اِس سال عرسِ مبارک میں روشنی کا انتظام نہیں کرسکوں گا۔ آپ نے اس سے وجہ معلوم کی اور پیسے بھی بڑھا کردینے کے لئے کہا۔ اس شخص نے پھر بھی انکار کر دیا اور عرض کیا حضور! آپ جناب ماسٹر حامد صاحب کے پاس چلے جائیں، ہوسکتا ہے وہ کچھ اِنتظام کردیں۔ حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب نے ماسٹر حامد صاحب کے پاس جانے سے انکار کردیا اور ارشاد فرمایا کہ ہمارے بزرگ حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت میں موم بتیاں جلاکر روشنی کیا کرتے تھے۔ اس سال ہم بھی موم بتیاں جلاکر روشنی کرلیں گے۔ اگر انہیں منظور ہے تو انشاء اللہ کچھ اور انتظام ہوجائے گا۔

یہ کہہ کر حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب نواب گنج سے واپس آئے تو راستہ میں قصبہ امریا میں جناب صوفی حبیب اللہ صاحب ہوٹل والوں سے ملاقات ہوئی۔ مصافحہ ومعانقہ کے بعد صوفی حبیب اللہ صاحب نے عرض کیا حضرت! اِمسال عرسِ مبارک پر لائٹ کا انتظام ہوگیا ہے۔ یہ جو پول (جو اس وقت وہاں پڑے تھے) ہیں گھیرا شریف کے لئے آئے ہیں۔ آپ نے الحمدللہ! کہا اور چند ہی دِنوں کے بعد گھیرا شریف میں لائٹ کا انتظام ہوگیا جو دِن بدن ترقی پر گامزن ہے اور ہر سال گھیرا شریف میں عرسِ مبارک کے موقع پر لائٹ کا معقول انتظام ہوتا ہے۔

حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب نے اپنے وصال سے پہلے اپنے تینوں صاحبزادوں کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا ''میرے بعد تم میں سے یہاں کی خدمت کو کون کر سکتا ہے؟'' آپ کے تینوں صاحبزادے خاموش رہے۔ پھر آپ نے اپنے بڑے صاحب زادہ جناب صابر حسین صاحب سے فرمایا ''تم یہاں کی خدمت کو انجام دو گے۔'' جناب صابر حسین صاحب آپ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے ''حضور! میں اِس خدمت کے لائق نہیں ہوں۔ حضور! آپ یہ کام میرے چھوٹے بھائی جناب شاہد حسین شاہ صاحب کو عنایت فرمائیں۔ وہ اِس کام کو بخوبی انجام دیں گے۔''

حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب نے تینوں کے مشورہ سے حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب کو اِس کام کے لئے مقرر کر دیا اور آپ نے حضرت شاہد حسین شاہ صاحب کو ساری وصیتیں عنایت فرمائیں۔ جس وقت آپ وصیتیں عنایت فرما رہے تھے اس وقت آپ کے پاس جناب عبدالحمید صابری عرف للاّ بھائی، جناب ماسٹر رفعت صاحب، جناب نیاز احمد عرف خستہ میاں، جناب نبیہ احمد صاحب، جناب وجہ القمر صاحب، جناب جمشید صابری صاحب عرف گڈو میاں موجود تھے۔

وصال حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عرصۂ دراز سے بیمار چل رہے تھے اور کھانا پینا بھی نہ کے برابر تھا۔ ۳ر نومبر ۱۹۹۴ء کو اچانک آپ کی طبیعت کچھ زیادہ ہی علیل ہوگئی۔ آپ کی یہ حالت دیکھ کر جملہ اہلِ خانہ پریشان ہو گئے۔ حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب کی نبض دیکھنے کے لئے حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب نے ڈاکٹر پنتھ کو بلوایا۔ جب ڈاکٹر پنتھ نے حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب کے دستِ مبارک کو اپنے ہاتھ میں لیا اور نبض کو دیکھا تو حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب کی نبض رُکی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر پنتھ نے حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب سے عرض کیا کہ میاں حضور کا تو اِنتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

یہ سن کر جملہ اہلِ عقیدت و محبت میں ایک ہلچل سی مچ گئی کہ آفتابِ ولایت کا درخشندہ ستارہ دنیائے فانی سے تقریباً ۹ر بجے دنیائے جاودانی کی طرف کوچ کر گیا۔ حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب و زاہد حسین صاحب نے آپ کے وصال کی خبر آپ کے جملہ مریدین و محبین میں پہنچادی۔ یہ خبر سن کر اطراف کے لوگ جمع ہو گئے۔ کفن و دفن کا سارا اِنتظام ہو چکا تھا۔ اچانک ساڑھے بارہ بجے آپ کی نبضِ مبارک چلنے لگی۔ اِس کے بعد آپ تقریباً گیارہ روز تک حیات رہے اور اِس دوران کچھ لوگ بھی آپ کے دستِ اقدس پر بیعت بھی ہوئے۔ ۹ر جمادی الآخر ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۳ر نومبر ۱۹۹۴ء بروز اتوار صبح ۹ر بجکر ۱۵ر منٹ پر آپ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

ارشادات حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

۲) نماز کی پابندی کرو، سارے امراض کا علاج ہے۔

۳) جب بھی آپ کوئی آیت تلاوت کریں یا دُعا پڑھیں تو بہتر ہے کہ باوضو ہوں۔

۴) پڑھنے سے قبل وضو کر لیجئے۔ اگر وضو ہو تو بھی احتیاطاً پانی سے منہ صاف کر لیجئے۔

۵) آیت کی تلاوت سے قبل اور بعد چند مرتبہ درود شریف پڑھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نذرانہ پیش کیجئے۔

۶) یقین رکھئے کہ دُکھ اور تکلیف، آرام و آسائش سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں اور ہر حال میں اُسی کی طرف رُجوع کرنا چاہئے کیونکہ اُس کے تمام کام بڑے حکمت کے ہیں۔

۷) اِس یقین کے ساتھ دُعا پڑھئے کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اس کی برکت سے بیماری دور بھاگے گی اور بیمار کو شفا ملے گی۔

۸) صحت یابی کی تاخیر میں مایوس نہ ہوں بلکہ عمل کو جاری رکھئے۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا۔

۹) صحت یابی کے بعد دو نفل نماز شکرانہ ادا کیجئے۔ توبہ کی کثرت کریں اور اس کے ساتھ کلمہ طیبہ اور استغفار کو تین بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ بندے کے گناہِ صغیرہ معاف فرما دیتا ہے۔ چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

۱۰) درودِ چشتیہ روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ تمام بلاؤں سے محفوظ رہیں گے۔

درودِ چشتیہ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ.

ارشاداتِ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز کا ذکر آیا تو میرے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین سے روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی نماز قضا ہوگئی ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی ہیں۔ وہ پیر کی رات میں پچاس رکعات ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور ایک دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کی گزشتہ نمازوں کا کفارہ کرتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص جمعہ کے دِن بیس رکعات نماز ادا کرے اور دی ہوئی ترتیب کے ساتھ تو قیامت کے دِن صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ اُٹھے اور ہر رکعت کے بعد دِن اور رات کا ثواب اُسے ملے گا اور ہر رکعت کے بدلے نور پائے گا اور پل صراط سے آسانی سے گزر جائے گا۔

(ہشت بہشت، انیس الارواح صفحہ ۲۸)

ایک نظر اِدھر بھی

مسجد کو Mosque نہ کہیں اور نہ لکھیں کیونکہ ایک اسلامی تنظیم نے یہ ریسرچ کی ہے کہ Mosque لفظ Mosquitos (مچھر) سے نکالا گیا ہے۔

مکہ کو Mecca ہرگز نہ لکھیں بلکہ Makkah ہی لکھیں کیونکہ Mecca کا مطلب میکدہ یا شراب خانہ ہے۔

اسم رسالت محمد کو مختصراً .Mohd ہرگز ہرگز نہ لکھیں بلکہ مکمل اسم گرامی Muhammed لکھیں کیونکہ Mohd کا مطلب ہے 'بڑے منہ والا کتا' معاذ اللہ۔

(ماخوذ ہُدیٰ اسلامی ڈائجسٹ جون ۲۰۰۹، صفحہ نمبر ۱۲۶)

ہر مومن کیلئے دُنیا و آخرت میں نفع حاصل کرنے کے

۲۵ سنہرے عمل

ایک شخص حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں دُنیا و آخرت میں منافع کیلئے کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوچھو جو پوچھنا ہے۔

۱) اُس نے کہا: میں اللہ کی نظر میں سب سے بڑا غنی ہو جاؤں۔
آپ نے فرمایا: قناعت (جو کچھ بھی ملے اُسی پر صبر و شکر) اختیار کر۔ سب سے بڑا غنی ہو جائے گا۔

۲) اُس نے کہا: میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔
آپ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کر، سب سے بڑا عالم بن جائے گا۔

۳) اُس نے کہا: میں سب سے بڑا عادل (انصاف کرنے والا) بن جاؤں۔
آپ نے فرمایا: جو چیز اپنے لئے پسند ہو، وہی چیز دوسروں کیلئے پسند کر۔ سب سے بڑا عادل ہو جائے گا۔

۴) اُس نے کہا: میں سب سے اچھا انسان بننا چاہتا ہوں۔
آپ نے فرمایا: لوگوں کو نفع پہنچایا کرو۔ سب سے اچھے انسان بن جاؤ گے۔

۵) اُس نے کہا: میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کا خاص بندہ ہو جاؤں۔
آپ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کر۔ اللہ کا خاص بندہ بن جائے گا۔

۶) اُس نے کہا: میرا ایمان کامل (مکمل) ہو جائے۔
آپ نے فرمایا: اپنا اخلاق اچھا کر لے۔ تیرا ایمان مکمل ہو جائے گا۔

۷) اُس نے کہا: میں اللہ کے محسنین (دوستوں) میں سے ہونا چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو۔ اگر چہ تم اُسے نہیں دیکھ رہے ہو مگر وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

۸) اُس نے کہا: میں اللہ کے فرمانبرداروں میں ہو جاؤں۔

آپ نے فرمایا: اپنے فرائض (Duty) کو ادا کر۔ فرمانبرداروں میں سے ہو جائے گا۔

۹) اُس نے کہا: میں روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے گناہوں سے پاک ملنا چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: بعد از جنابت فوراً غسل کر لیا کر۔ گناہوں سے پاک ملے گا۔

۱۰) اُس نے کہا: میں روزِ قیامت نور سے اُٹھوں۔

آپ نے فرمایا: اپنے اوپر اور کسی پر بھی ظلم نہ کر۔ قیامت کے دِن نور سے اُٹھے گا۔

۱۱) اُس نے کہا: بروزِ قیامت اللہ کا مجھ پر رحم ہو۔

آپ نے فرمایا: اپنے اوپر اور اللہ کے دوسرے بندوں پر رحم کر۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔

۱۲) اُس نے کہا: میرے گناہ کم ہوں۔

آپ نے فرمایا: استغفار (توبہ) کی کثرت کر۔ تیرے گناہ کم ہوں گے۔

۱۳) اُس نے کہا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا بنوں۔

آپ نے فرمایا: مخلوق میں کسی کو اپنی حاجت نہ بتا۔ سب سے زیادہ عزت والا بن جائے گا۔

۱۴) اُس نے کہا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہو جاؤں۔

آپ نے فرمایا: اللہ پر توکل اختیار کر۔ سب سے زیادہ طاقتور ہو جائے گا۔

۱۵) اُس نے کہا: میرا رزق کشادہ ہو۔

آپ نے فرمایا: باوضو رہا کرو۔ تمہارا رزق کشادہ ہو جائے گا۔

۱۶) اُس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا محبوب بننا چاہتا ہوں۔
آپ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو پسند ہے، تو بھی وہی پسند کر، محبوب ہو جائے گا۔

۱۷) اُس نے کہا: میں بروزِ قیامت اللہ کے غصہ سے محفوظ رہنا چاہتا ہوں۔
آپ نے فرمایا: اللہ کی مخلوق پر غصہ کرنا چھوڑ دے۔ اللہ کے غصہ سے محفوظ رہے گا۔

۱۸) اُس نے کہا: میری دُعائیں قبول ہوں۔
آپ نے فرمایا: حرام کھانا چھوڑ دے۔ تیری دُعائیں قبول ہوں گی۔

۱۹) اُس نے کہا: بروزِ قیامت اللہ مجھے ذِلت سے بچالے۔
آپ نے فرمایا: اپنے آپ کو زِنا سے بچالے، ذِلت سے بچ جائے گا۔

۲۰) اُس نے کہا: قیامت کے دِن اللہ میرے عیب کو چھپالے۔
آپ نے فرمایا: اپنے بھائیوں کے عیوب چھپالے، اللہ تیرے عیوب کو چھپالے گا۔

۲۱) اُس نے کہا: گناہوں سے کیا چیز نجات دِلاتی ہے؟
آپ نے فرمایا: آنسو، تواضع، امراض۔

۲۲) اُس نے کہا: سب سے عظیم نیکی کیا ہے؟
آپ نے فرمایا: اچھے اخلاق، تواضع اور مصیبت پر صبر۔

۲۳) اُس نے کہا: سب سے بڑی بُرائی کیا ہے؟
آپ نے فرمایا: بداخلاقی اور بخیلی (کنجوسی)

۲۴) اُس نے کہا: دُنیا میں اللہ کے غصے کو کیا چیز ٹھنڈا کرتی ہے؟
آپ نے فرمایا: چُپکے چُپکے صدقہ کرنا اور صلہ رحمی۔

۲۵) اُس نے کہا: جہنم کی آگ کو قیامت کے دِن کیا چیز بجھائے گی؟
آپ نے فرمایا: دُنیا میں دُکھ اور مصیبت پر صبر کرنا۔

شجرہ عالیہ چشتیہ صابریہ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	مدینہ منورہ
حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ	نجف شریف
حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	بصریٰ شریف
حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	بصریٰ شریف
حضرت فضیل بن عیاض قدس سرہٗ العزیز	مدینہ منورہ
حضرت ابراہیم بن ادھم قدس سرہٗ العزیز	ملک شام
حضرت خواجہ حذیفہ قدس سرہٗ	بصریٰ شریف
حضرت خواجہ شاہ ہبیر قدس سرہٗ	بصریٰ شریف
حضرت خواجہ علو ممشاد قدس سرہٗ	دینور شریف
حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس سرہٗ	ملک شام مقام عقّا
حضرت خواجہ ابو احمد قدس سرہٗ	چشت شریف
حضرت خواجہ ابو محمد ابدال قدس سرہٗ	چشت شریف
حضرت خواجہ یوسف ناصر الدین قدس سرہٗ	چشت شریف
حضرت خواجہ قطب الدین مودودی قدس سرہٗ	چشت شریف
حضرت خواجہ حاجی ابو شریف زندنی قدس سرہٗ	ملک شام
حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ	مکہ معظمہ
حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ	اجمیر شریف
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ	مہرولی شریف
حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ	پاک پٹن شریف

حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہٗ	کلیر شریف
حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہٗ	پانی پت شریف
حضرت خواجہ جلال الدین کبیر الاولیاء قدس سرہٗ	پانی پت شریف
حضرت شیخ احمد عبد الحق ردولوی قدس سرہٗ	ردولی شریف
حضرت شیخ احمد عارف رحمۃ اللہ علیہ	ردولی شریف
حضرت شیخ محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ	ردولی شریف
حضرت شاہ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ	گنگوہ شریف
حضرت شیخ جلال الدین قدس سرہٗ	تھانیسر
حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ	بلخ شریف
حضرت شیخ صادق رحمۃ اللہ علیہ	گنگوہ شریف
حضرت داؤد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ	گنگوہ شریف
حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ	امبیٹا شریف پٹیالہ
حضرت میراں سید بھیک شاہ اولیاء رحمۃ اللہ علیہ	کوہڑام شریف پٹیالہ
حضرت عنایت اللہ قدس سرہٗ	رام پور شریف
حضرت عبد الکریم قدس سرہٗ	رام پور شریف
حضرت عبد الرحمٰن قدس سرہٗ	رام پور شریف
حضرت شاہ غلام حسین قدس سرہٗ	رام پور شریف
حضرت شاہ فقیر اولیاء رحمۃ اللہ علیہ	مراد آباد شریف
حضرت حافظ علی حسین رحمۃ اللہ علیہ	مراد آباد شریف
حضرت حافظ احمد حسن قدس سرہٗ	گھیرا شریف
حضرت شاہ امداد حسین قدس سرہٗ	گھیرا شریف
حضرت شاہ شاہد حسین مدظلہ النورانی	گھیرا شریف

خلفاء کرام حضرت حافظ احمد حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

- حضرت صوفی فدا حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ — بھتیجے وخلیفہ
- حضرت صوفی امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ — بھتیجے وخلیفہ
- حضرت حافظ رحیم اللہ شاہ صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ — خلیفہ

خلفاء کرام حضرت صوفی اِمداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

- حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب مدظلہ النورانی — اولاد وخلیفہ
- حضرت صوفی ذاکر حسین شاہ صاحب مراد آبادی مدظلہ النورانی — خلیفہ
- حضرت صوفی زاہد حسین شاہ صاحب مدظلہ النورانی — اولاد وخلیفہ
- حضرت صوفی صابر حسین شاہ صاحب مدظلہ النورانی — اولاد وخلیفہ
- حضرت صوفی کبیر الدین شاہ صاحب بریلوی مرحوم — خلیفہ

خلفاء کرام حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب مدظلہ النورانی

- حضرت صوفی ممتاز حسین شاہ صاحب مدظلہ النورانی — اولاد وخلیفہ
- حضرت مولانا قمر الزماں شاہ صاحب صابری شاہدی مدظلہ النورانی — اولاد وخلیفہ
- حضرت صوفی عبد الحمید عرف للا بھائی شاہ صاحب بریلوی مدظلہ النورانی — خلیفہ
- حضرت صوفی امتیاز حسین شاہ صاحب صابری شاہدی دہلوی مدظلہ النورانی — خلیفہ
- حضرت صوفی جلال الدین حسین شاہ صاحب صابری شاہدی دہلوی مدظلہ النورانی — خلیفہ

منقبت

مخزنِ جودوسخا احمد حسن شاہ صابری
آپ ہیں بحرِ عطا احمد حسن شاہ صابری
پیکر صبرورضا احمد حسن شاہ صابری
دافع رنج وبلا احمد حسن شاہ صابری

شاہ ہوں، محتاج ہوں پس آپ کے دربار سے
ہوتا ہے سب کا بھلا احمد حسن شاہ صابری
میرے چارہ گر مجھے بھی کچھ عنایت کیجئے
درد کی میرے دوا احمد حسن شاہ صابری

مست ہوجاؤں جسے پی کر کے میں اے ساقیا!
جام اب ایسا پلا احمد حسن شاہ صابری
کیسے بھولیں گے تیرے احسان کو ہم مرشدی
تجھ سے ہی سب کچھ ملا احمد حسن شاہ صابری

حشر تک جاری رہے گا اے شہ گھیرا شریف
سلسلہ یہ آپ کا احمد حسن شاہ صابری
تیری عظمت دیکھ کر قدموں میں تیرے اے شہا!
شیر کا بھی سر جھکا احمد حسن شاہ صابری
آپ ہی کے در کا منگتا ہے سلیمؔ بے نوا
فیض ہوجائے عطا احمد حسن شاہ صابری

منقبت

دیوانو آؤ سب چلیں گھیرے شریف میں
سجتی ہیں آج محفلیں گھیرے شریف میں

ملتی ہیں سب کی منزلیں گھیرے شریف میں
ہوتی ہیں دور مشکلیں گھیرے شریف میں

بیماریوں سے تم کو شفا چاہیئے اگر
جا کر کے خاک چاٹ لو گھیرے شریف میں

رہتا ہے مالا مال وہ ولیوں کے فیض سے
اِک لمحہ جو بھی کاٹ لے گھیرے شریف میں

سچ ہے یہی سلیم رضا غم کے ماروں کے
ارمانِ زندگی کھِلیں گھیرے شریف میں

مدرسہ صابریہ امتیازیہ امدادالعلوم

محلّہ امدادنگر، نالہ پار، کربلا روڈ، نئی بستی، قصبہ نواب گنج، ضلع بریلی شریف (یوپی)

سرپرست اعلیٰ: پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت صوفی شاہد حسین شاہ صاحب صابری

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ چشتیہ صابریہ گھیرا شریف

بانی: پیر طریقت، صوفیٔ باصفا حضرت صوفی امتیاز حسین شاہ صاحب صابری

اپیل

ہمدردانِ قوم وملت .... ہدیۂ تسلیم ورحمت!

مدارسِ اسلامیہ وہ مینارۂ نور ہیں جن کی شعاع علمی سے ایمان کو جلاملتی ہے۔ جہالت وگمراہی کی شب دیجور کافور ہوتی ہے، معاشرہ وماحول کواسلامی روشنی نصیب ہوتی ہے۔ مدارسِ اسلامیہ کے بغیر قوم وملت کی شناخت ناممکن ہے کیونکہ یہاں سے قال اللہ وقال الرسول کی دلکش وایمان افروز صدائیں ہمہ وقت بلند ہوتی رہتی ہیں، جہاں سے قوم سرمایۂ علم دین ودانش، حسین فکر وعمل، معرفت وآگہی سے مالامال ہوتی ہے۔

مدرسہ صابریہ امتیازیہ امدادالعلوم درسِ نظامی، حفظ وقرأت کی چمچماتی روشن قندیل، طلبۂ اسلام کی عظیم دانش گاہ، اعلائے کلمۃ الحق کا سچا داعی، عشق صحابہ واولیاء اللہ کی منہ بولتی تصویر، عقائد اہلسنت کے تحفظ کا پیکر، مذہب اسلام کا علمبردار، علم وحکمت کا روشن مینار، نونہالانِ ملت کا شاندار مربی، مسلک اہلسنت وجماعت کا بیباک ترجمان ہے۔

ادارۂ ہٰذا نے اپنے مختصر وقلیل وقت میں بغیر کسی پائیدار ومستقل امداد کے شاندار کامیابی حاصل کی ہے جس کے نتیجے میں ایک بیگھہ زمین پر عمارت مسجد ومدرسہ، درس گاہ وقیام گاہ پر مشتمل ہے۔ طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے اعتبار سے عمارت ناکافی ہے۔ اس لئے ایک بیگھہ زمین اور خریدلی گئی ہے جس میں مزید کمروں کی تعمیر زیرغور ہے۔

ادارے میں لائق اور تجربہ کار اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم کا معقول بندوبست ہے۔ طلبہ کی تعلیم، قیام، طعام، لباس، علاج اور دیگر اخراجات کے لئے مدرسہ خود کفیل ہے۔

لہٰذا کرم فرما مخیّر حضرات سے التماس ہے کہ اپنی خون پسینہ کی گاڑھی کمائی سے اپنے گرانقدر عطیات، صدقات، زکوٰۃ، چرم قربانی وغیرہ سے نوازیں اور ہر قدم پر مدرسہ کا تعاون کریں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔